تجلیاتِ اسمٰعیلی

از

صدام حسین قادری اسمٰعیلی

ناشر

آل انڈیا بزمِ گلزارِ ملت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تجلیاتِ اسمٰعیلی

از

مولانا صدام حسین قادری اسمٰعیلی

بانی مدرسہ اسمٰعیلیہ گلزار العلوم، فیض آباد

ناشر

آل انڈیا بزمِ گلزارِ ملت

© جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

کتاب کا نام : تجلیات اسمٰعیلی

مصنف : مولانا صدام حسین قادری اسمٰعیلی

ناشر : آل انڈیا بزم فکر رضا ملت

تعداد : گیارہ سو (۱۱۰۰)

سن طباعت : پہلا ایڈیشن مارچ ۲۰۱۵ء

ضخامت : ۷۰ صفحات

قیمت : ۳۰ روپے

ملنے کے پتے:

☆ الجامعۃ الاسمٰعیلیہ، مسولی شریف، ضلع بارہ بنکی (یوپی)

☆ مدرسہ اسلامیہ انصار العلوم، محلہ کنڑہ، شہر بارہ بنکی (یوپی)

☆ امدادیہ بک ڈپو، جامع مسجد روڈ، بزاری باغ (مہاراشٹر)

☆ قادری بک ڈپو، نور اللہ روڈ، الہ آباد (یوپی)

☆ مکتبہ نور، نور اللہ روڈ، الہ آباد (یوپی)

☆ مکتبہ المدینہ، ممبئی (مہاراشٹر)

☆ غوثیہ پبلشر مرزا غالب روڈ، الہ آباد (یوپی)

☆ رضوی کتاب گھر، دہلی

☆ مکتبہ الحجاز، ہرن پارک چوک، لکھنؤ (یوپی)

☆ تاج بک ڈپو، مومن پورہ، ناگپور ۴۴۰۰۱۸ (مہاراشٹر)

☆ لطیفیہ بک ڈپو، مومن پورہ، ناگپور ۴۴۰۰۱۸ (مہاراشٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرف انتساب

میں اپنی اس چھوٹی سی کاوش کو

ان برگزیدہ بزرگوں کے نظر کرتا ہوں

قطب الاقطاب حضرت سیدنا عبدالرزاق محبوب بے کمر قادری بانسوی قدس سرہٗ

سرکار مسولی عالی نسب حضرت سیدنا میر محمد اسمٰعیل واسطی قادری رزاقی بلگرامی ثم مسولوی قدسرہٗ

قطب زماں حضرت سیدنا میر غوث احمد قادر رزاقی اسمٰعیلی بلگرامی ثم مسولوی قدس سرہٗ

غوث وقت حضرت سیدنا میر حسن احمد حق نما قادر رزاقی اسمٰعیلی بلگرامی ثم مسولوی قدس سرہٗ

مخدوم ملت حضرت سیدنا علی احمد واسطی ثانی قادر رزاقی اسمٰعیلی بلگرامی ثم مسولوی قدس سرہٗ

اور

بفیضان کرم مرشد برحق سرکار گلزار ملت

حضرت علامہ الحاج سید شاہ گلزار اسمٰعیل واسطی قادری رزاقی اسمٰعیلی مدظلہٗ العالی

اور میرے کرم فرما

مخدوم گرامی شہزادۂ نورالاولیاء حضرت سید حسان بن نور واسطی قادری اسمٰعیلی صاحب

گدائے سرکار گلزار ملت محمد صدام حسین قادری اسمٰعیلی

(بانی مدرسہ اسمٰعیلیہ گلزار العلوم فیض آباد)

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔امابعد.....

اللہ کریم کا بے پناہ احسان عظیم ہے کہ رب کعبہ نے ہمیں انسان بنایا اور ہماری رہنمائی کے لیے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو ہمارے درمیان رحمت بنا کر بھیجا، تا کہ ہم وحدہٗ لاشریک کے پرستار بن جائیں اور اسی کو اپنا معبود جانیں، اس کے علاوہ تمام معبودان باطلہ کو اپنا معبود نہ مانیں اور نہ ہی ان کی عبادت کریں، وحدہٗ لاشریک کی بارگاہ میں اپنا سر خم کریں اس لیے کہ جو ہمارا خالق و مالک ہے ہمیں اسی کی بارگاہ میں جھکنا ہے، نہ کہ معبودان باطلہ کی بارگاہ میں، جو لوگ رسول پاک ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ان کے لائے ہوئے دین کو حق سمجھا اور دل سے اسے قبول کیا وہ لوگ نہایت خوش قسمت ہیں لیکن وہ لوگ جنہوں نے رسول پاک ﷺ کا زمانہ پایا اور ان کے لائے ہوئے دین کو دل سے قبول نہ کیا وہ لوگ کل بھی گمراہ تھے اور آج بھی گمراہ ہیں کیوں کہ زندگی کا اصل مزہ خدائے برتر کی عبادت وریاضت میں ہے جو لوگ اللہ عزوجل کو ایک مان کر اس کی عبادت اور مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں جنت ان کے انتظار میں ہے اور جو لوگ اللہ عزوجل کو ایک نہیں مانتے اور غیر اللہ کو اپنا معبود تسلیم کرتے ہیں جہنّم ان کے انتظار میں ہے لہٰذ ہمیں اپنے معبود حقیقی کی عبادت کرنی چاہیے تا کہ ہم جہنّم میں جانے سے بچ جائیں اور جنت کے حقدار ہو جائیں۔

○○○○

﴿باب اول﴾

اللہ عزوجل، کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور انسان

اللہ عزوجل کے نبی ﷺ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ انسانوں کی بھلائی کے لیے وقف فرمایا تھا، ہر لمحہ یہ فکر دامن گیر رہی کہ میری امت جہنّم میں جانے سے بچ جائے اس لیے آپنے دین اسلام کی اشاعت تقریر و پند و نصائح کے ذریعہ شروع فرمائی دیکھتے ہی دیکھتے آپ کو امین کہنے والے لوگ آپ کے دشمن بن گئے، کوئی آپ کو مجنوں کہتا تو کوئی دیوانہ لیکن آپ کے اخلاق حسنہ کا یہ عالم تھا کہ آپ ہر ظلم و ستم سہ کر بھی لوگوں کو دعائیں دیتے اور آپ نے ظلم و تشدد کے حالات میں بھی کبھی حرف شکوہ آپ کی زبان مبارک پر نہ آیا لیکن کچھ بھی ہو رسول اللہ ﷺ تو غیب داں تھے آپ کو معلوم تھا کہ یہی ظلم کرنے والے کل میرے صحابی ہوں گے اور خدا کی وحدانیت اور خدا کی وحدانیت کا اعلان کریں گے، اور ہوا بھی یہی کہ آپ کو ستانے والے آپ کے دیوانے ہو گئے، آپ کے لائے ہوئے دین سے آخر انسان کب تک روگردانی کرتا جبکہ آپ کا کردار لاجواب تھا، آپ کی گفتار لاجواب تھی، آپ کی نشست و برخاست لاجواب تھی آپ کی زبان مبارک سے نکلا ہوا ہر جملہ انسانوں کے دلوں میں گھر کرنے لگا، اور رفتہ رفتہ لوگ دین اسلام کی عظمت کو ماننے لگے اور آپ کے دامن سے وابستہ ہونے لگے۔

سب سے اول دین اسلام اور آپ کے نبی ہونے کی تصدیق ہم مومنوں کی ماں حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا تھیں جنہوں نے آپ کو حق مانا اور ہر طرح سے آپ کا ساتھ دیا یہی نہیں بلکہ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں

سارا مال پیش کر کے عرض کرتی ہیں سرکار یہ سارا مال آپ پہ قربان ہے، میرے آقا آپ کو حق حاصل ہے جو چاہے کریں۔ حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے اس جذبۂ ایمانی کو دیکھ کر سرکار ﷺ خوش ہوئے اور دعاؤں سے نوزا۔ سبحان اللہ ایک خاتون نے خدائے برتر کی وحدانیت کا اقرار کیا اور رب کی رحمت جوش میں آگئی، پھر یہ سلسلہ بڑھتا ہی چلا گیا جو لوگ یہ کہہ کر دین اسلام سے روگردانی کر رہے تھے کہ ہم اپنے باپ دادا کی طریقے کو کیسے چھوڑ دیں وہی لوگ دین اسلام کے علمبردار بن گئے رب تعالیٰ کی رحمت ان پر جھما جھم برسنے لگی۔

ناظرین کرام! دین اسلام نے ہر ایک کو متاثر کیا لیکن جو بد بخت تھے وہی لوگ اس نعمت سے محروم رہے دین اسلام نے ہر ایک کو زندگی عطا کی اور دین کی محبت ان کے دل میں اس طرح گھر کر گئی کہ وہ دین کے لیے مرنا اور دین ہی کے لیے جینا اپنا سب کچھ سمجھنے لگے چاہے وہ خلیفۂ اول امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں، یا خلیفۂ دوم امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں، یا خلیفۂ سوم امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں، یا خلیفۂ چہارم امیر المومنین حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم ہوں المختصر یہ کہ سارے صحابہ جب تک دین اسلام سے وابستہ نہ ہوئے تھے تب تک ان کی کوئی قدر نہ تھی لیکن رسول ہاشمی ﷺ کا کلمہ پڑھنا ہی تھا کہ رب کی رحمت نے انہیں سب کچھ نواز دیا لوگ جیسے جیسے کلمۂ طیبہ پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہوتے اللہ تعالیٰ ان کے مراتب کو بلند فرماتا ایک وقت ایسا بھی آیا کہ جو زبانیں رسول خدا ﷺ کی مذمت میں حرکت کرتی تھیں وہی زبانیں ان کی مدح میں ہر لحہ سرشار نظر آنے لگی جو ہاتھ رسول ہاشمی ﷺ کو تکلیف دینے کی خاطر اٹھتے تھے وہی ان کی امداد میں اٹھنے لگے ساری دنیا نے دیکھا کہ

اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

خاک کے ذروں کو ہمدوش ثریا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

ناظرین کرام!

ہر صحابی کے دل کا ارمان یہی تھا کہ وہ اپنا سب کچھ رسول ہاشمی ﷺ پر قربان کر دے محبّت یہ تھی کہ جب غیب داں نبی اللہ عزوجل کی عبادت کے لیے وضو فرماتے تو صحابہ نبی کے اعضائے اطہر سے مس ہوئے پانی کو زمین پر گرنے نہ دیتے ان کی اس بے پناہ محبّت کو دیکھ کر سرکار ﷺ بے حد خوش ہوتے اور دعاؤں سے نوازتے، جسے بھی نبی ﷺ اپنا قرب عطا کرتے وہ اللہ عزوجل کا محبوب بندہ ہو جاتا اور آج بھی جو لوگ نبی پاک ﷺ پر اپنا سب کچھ لٹانے کی خاطر تیار ہیں خدا ان کے مراتب کو بلند فرماتا ہے اور وہ لوگوں میں محبوب ہو جاتے ہیں اور جو لوگ نبی برحق ﷺ کی تعظیم نہیں کرتے دنیا کل بھی انہیں ذلت کی نگاہ سے دیکھتی تھی اور آج بھی وہ اللہ عزوجل و رسول ﷺ اور عوام الناس کے نزدیک ذلیل ہیں لہٰذا ہم کو چاہیے کہ ہم رسول ہاشمی ﷺ کو اپنا آقا و مولیٰ دل سے تسلیم کریں کیوں کہ اصل زندگی معبود حقیقی کی عبادت کے ساتھ رسول برحق ﷺ کی اطاعت ہے۔ اس لیے کہ رب کا فرمان ہے ﴿اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول﴾ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

○○○○

﴿باب دوم﴾

اللہ کے نبی ﷺ اور دین اسلام

﴿ان الدین عند اللہ الاسلام﴾

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو پیدا فرمایا صرف اسی وجہ سے تا کہ دین اسلام کا فروغ ہو اور جو بندے راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں وہ صراط مستقیم پر آجائیں یہی وجہ ہے کہ رب تعالیٰ نے معراج کی شب اپنے محبوب ﷺ کو قرب خاص میں بلا کر سب کچھ عطا فرما دیا تا کہ محبوب دین اسلام کی اشاعت اچھی طرح سے کر سکیں۔

اللہ عزوجل کے نبی ﷺ نے جب دین اسلام کی تبلیغ شروع کی تو لوگ آپ کو دیکھ کر اور آپ کے کلام کو سن کر حیرت زدہ ہو گئے کہ محمد ﷺ اُمی ہونے کے باوجود جو کچھ آپ کی زبان سے جاری ہوتا وہ بڑے بڑے دانشوران کے کلام سے کم نہ ہوتا ان کی آنکھیں (اہل عرب کی) پھٹی کی پھٹی رہ جاتیں اور اس سوچ میں پڑ جاتے کہ ہم پڑھنے کے باوجود بھی ایسا کلام نہیں ادا کر پاتے جو کہ محمد ﷺ کی زبان سے جاری ہوتا ہے۔

دین اسلام کی اشاعت آپ کی زندگی کا اصل مقصد تھا۔ آپ لوگوں کو دین اسلام کی طرف مائل کرنے لگے جو شخص آپ کی باتوں کو دل سے سنتا وہ آپ کا ہو جاتا۔ دین اسلام کو فروغ ملنے لگا ہر شخص آپ کا شیدائی نظر آنے لگا ایک وقت وہ بھی تھا کہ جب لوگ دین اسلام کو برا سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ کر کیسے دین اسلام کو قبول کر لیں یہ نیا دین محمد ﷺ لے کر آئے ہیں۔ ان کے دل کے

اندر اندھیرا ہی اندھیرا تھا اس لیے وہ نہیں جانتے تھے کہ جس دین کو وہ نیا سمجھ رہے ہیں وہ دین نیا نہیں بلکہ قدیم دین ہے اس لیے کہ جب نور محمدی ﷺ حضرت آدم علیہ السّلام کے جسم مقدس میں تھا تو ان کو بھی یہ معلوم تھا کہ یہ دین جو ملا ہے وہ دین اسلام ہے اور اس دین اسلام کے قوانین یہ ہیں، رفتہ رفتہ جب دین اسلام کی حقانیت اہل عرب کے سامنے آنے لگی تو ان کو بھی معلوم ہو گیا کہ یہ کوئی نیا دین نہیں بلکہ قدیم دین ہے اللہ کے رسول ﷺ کے دامن سے وابستہ ہونے کے بعد جب ان کے سامنے قرآن مقدس کی آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کے سامنے اللہ کا فرمان ان الدین عنداللہ الاسلام سنایا گیا تو ان کو معلوم ہو گیا کہ ہم اب تک گمرہی کی جانب تھے لیکن اب ہم رسول برحق ﷺ کی بارگاہ میں آکر کلمۂ طیبہ پڑھ کر راہ راست پا گئے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی اور دین نہیں بلکہ دین اسلام ہی سچا دین ہے اسی کی پیروی میں ہر انسان کی نجات ہے اللہ تعالیٰ نے اس دار فانی میں اپنے محبوب ﷺ کو اس لیے بھیجا تا کہ دین اسلام کی اشاعت ہو اور رسول پاک ﷺ نے بھی اس ذمہ داری کو خوب نبھایا با لآخر وہ وقت بھی آیا جب آپ ﷺ اس دار فانی سے پردہ کر گئے آپ کے پردہ فرما جانے کے بعد بھی دین اسلام کی اشاعت بند نہ ہوئی اس کام کو صحابہ، تابعین، علماء، صالحین، قطب، ابدال، غوث نے اس کام کو انجام دیا اور آج بھی انجام دے رہے ہیں۔

○○○○

﴿باب سوم﴾

رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور یاد امت

رسول کائنات ﷺ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ یاد امت میں گزارا یہی نہیں بلکہ اپنی امت کی بھلائی کے لیے بہت کوشش کی کہ میری امت جہنّم میں جانے سے بچ جائے، اپنی زندگی کا سکھ چین امت پہ قربان فرمایا، جو نبی تعلیم امت کی خاطر، بیوہ سے نکاح کرے، یتیموں دست شفقت پھیرے، زندہ درگور ہونے والی بچیوں کا مسیحا ہو، ہر ایک کو زندگی کے اصول وضوابط سے آگاہ کرے، نیکوں کو جنت کی خوش خبری سنائے اور بروں کو جہنّم کی تپش سے آگاہ کر کے انہیں نیک بنائے غرضیکہ اپنی زندگی یاد امت میں گزارے وہ اپنی ظاہری زندگی کے آخری لمحہ میں اپنی امت کو کیسے بھول جاتا، نبی پاک ﷺ کا اصل مقصد لوگوں کو راہ راست پر لانا اور خدا پرستی کا درس دینا تھا رسول پاک ﷺ کو یہ فکر ہوئی میرے پردہ فرما جانے کے بعد کہیں لوگ راہ راست سے بھٹک نہ جائیں آپ کی اس تڑپ کو دیکھ کر رب تبارک وتعالیٰ نے آپ کی زبان سی یہ کلمہ جاری فرمادیا: ''اے لوگوں میں تمہارے درمیان دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں اگر تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے' ایک ہے اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن اور دوسرے میرے اہل بیت اطہار۔''

ناظرین کرام! اللہ کے نبی ﷺ نے ہمیشہ امت کی بہتری کی خاطر قدم اٹھایا اور یاد امت میں شب وروز آنسو بہائے انسان کتنی بھی محبّت کا دعویٰ کرے اگر دل وجان سے رسول کائنات ﷺ کو نہ چاہے تو گمراہ ہو جائے گا اگر دل میں رسول کائنات ﷺ کی محبّت ہے تو ان کے فرمان کے مطابق قرآن مقدس اور اہل بیت اطہار کی محبّت بھی ضروری ہے کیوں کہ جو انسان اپنے رب کی عبادت کرتا ہے تو وہ یہ سوچتا ہے کہیں میرا رب مجھ سے ناراض نہ ہو بلکہ راضی ہو جائے لہٰذا اس کو چاہیے کہ رب کی عبادت کے ساتھ نبی ﷺ کی اطاعت اور قرآن کی تلاوت کے ساتھ اہل بیت کی محبّت بھی دل میں بسائے تاکہ اسے آخرت کی نعمت یعنی جنت میں جانے کا پروانہ مل جائے۔

○○○○

﴿باب چہارم﴾

قرآن مقدس اوراہل بیت اطہار

قرآن مقدس:

قرآن مقدس اللہ عزوجل کا کلام ہے اس میں دین ودنیا کی بہتری ہے، تاریخ شاہد ہے کہ جب رسول کائنات ﷺ نے قرآن مقدس کی آیتیں پڑھ کر سنانی شروع کی تو اہل عرب کو اس کلام پر بڑا تعجّب ہوا، لوگ حیرت زدہ ہو گئے اور سوچنے لگے کہ یہ کیسا کلام ہے جس میں نہ کسی قسم کا جھوٹ ہے اور نہ ہی افتراء، یہ کلام تو تمام برائیوں سے پاک ہے اور اپنے پڑھنے والوں کو بھی متاثر کرتا ہے اور سننے والوں کو بھی یہ انسان کا کلام نہیں ہوسکتا اگر یہ انسان کا کلام ہوتا تو ہم ضرور اس کے معانی اور مفاہیم میں ترمیم کر سکتے تھے لیکن اس کلام میں نہ کوئی ترمیم ہوسکتی ہے اور نہ ہی کوئی کرسکتا ہے۔

رسول کائنات ﷺ کی زندگی کا اکثر لمحہ عرب کے بڑے بڑے دانشوران کے سامنے گذرا تھا لوگوں نے آپ کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، آمد ورفت سب کچھ ملاحظہ کیا تھا آپ جب بھی قرآن مقدس کی تلاوت فرماتے یا ان کے سامنے آیت قرآنی کو پڑھتے تو ان کے دل پر بجلی گرتی ایک مرتبہ لوگوں نے مشورہ کیا کہ لاؤ قرآن کی طرح کوئی کلام ہم بھی بنائیں تا کہ محمد ﷺ کو ہم بھی بتا سکیں کہ یہ کلام، کلام الٰہی نہیں کیوں کہ کلام الٰہی اگر ہوتا تو اس کی طرح کوئی کلام نہ بن پاتا ان کی بے پایاں جدوجہد کے بعد بھی قرآن مقدس جیسا کلام نہ ل سکے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی سچ ہوتے ہوئے عرب کے دانشوران نے دیکھا کہ رب کا یہ فرمان اگر تم سچے ہو تو اس طرح کا کلام لے آؤ عرب کے دانشوران مل کر بھی اس جیسا کلام نہ لا سکے:

کوئی ہیرے بناتا ہے کوئی موتی بناتا ہے
مگر ویسا نہیں بنتا کہ جیسا رب بناتا ہے

اہل بیت اطہار:

جیسے ہی ہم اہل بیت کا لفظ اپنی زبان سے ادا کرتے ہیں ویسے ہی ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اہل بیت کون لوگ ہیں؟ آئیے ہم حدیث پاک کی روشنی میں مشاہدہ کریں کہ اہل بیت سے مراد کون لوگ ہیں۔ ''اہل بیت کے بارے میں صحیح بات یہ ہے کہ نبی کے وہ رشتہ دار ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔''

ان الصدقة لاتنبغی لآل محمد ﷺ انماهی اوساخ الناس۔ (مسلم شریف) **ترجمہ**: بے شک آل محمد ﷺ کے لیے صدقہ کی آمدنی حلال نہیں یہ تو لوگوں کا میل کچیل ہے۔

ناظرین کرام! اس حدیث پاک سے پتا چلا کہ آل نبی ﷺ پاک ہیں اسی لیے تو صدقہ کی آمدنی ان کے لیے حلال نہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خوب پاک وصاف کر دیا ہے اس لیے کہ یہ تمام لوگوں میں بہتر ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ جس شئی کو نبی پاک ﷺ سے نسبت ہوگئی وہ زمانے میں ممتاز ہوگئی تو پھر یہ آل نبی ہیں ان کے بارے میں کیا کہنا۔

اللہ عزوجل قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے: ''انما یرید اللّٰہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا۔'' (القرآن) **ترجمہ**: اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے اے نبی ﷺ کے گھر والوں کہ تم سے ہر ناپاکی کو دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔ (کنزالایمان)

اس آیت کریمہ کو پڑھنے کے بعد بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو بھی پاک پیدا فرمایا اور ان کی اولادوں کو بھی پاک پیدا کیا واضح رہے کہ نبی ﷺ تو پاک ہی پیدا ہوئے کیوں کہ خدائے تعالیٰ نے انہیں اپنے نور سے پیدا کیا اور ان کی اولادوں کا کیا کہنا اعلیٰ حضرت کیا خوب فرماتے ہیں:

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

اہل بیت کا مرتبہ حدیث پاک کی روشنی میں :

خرج النبی ﷺ غداۃ وعلیہ مرط مرحل من شعرااسود فجاء الحسن بن علی فدخلہٗ ثم جاء الحسین بن علی فدخل معہ ثم جاءت فاطمۃ فدخلھاثم جاء علی فدخلہٗ ثم قال۔(انمایرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت ویطھرکم تطھیرا)

ترجمہ: ایک دن نبی ﷺ تشریف فرما ہوئے آپ پر کالے بالوں سے منقش چادر تھی اتنے میں حضرت حسن بن علی تشریف لائے تو آپ نے چادر میں ان کو داخل فرمالیا پھر کچھ دیر کے بعد حضرت امام حسین تشریف لے آئے آپ نے ان کو بھی چادر میں داخل فرمالیا، پھر حضرت فاطمہ تشریف لے آئیں سرکار نے ان کو بھی چادر میں داخل فرمالیا آخر میں مولا علی تشریف لے آئے آپ نے چادر میں ان کو بھی داخل فرمالیا۔

پھر ارشاد فرمایا: ''اے اہل بیت اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی کو دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے۔''

ناظرین کرام! اگر ہم سادات کرام کی زندگی کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ صرف رب ذوالجلال نے فرمایا ہی نہیں کہ میں تم کو پاک کر کے صاف ستھرا کرنا چاہتا ہوں بلکہ اللہ عزوجل نے اہل بیت کو پاک بھی کیا اور صاف ستھرا بھی اور یہی نہیں بلکہ ان کو اپنا محبوب بھی بنالیا۔

اہل بیت اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول ہیں کیوں کہ ان کی مقبولیت صرف زمیں ہی پر نہیں آسمانوں پر بھی ہے زمین والے (انس وجن) بھی ان کا احترام کرتے ہیں اور آسمان والے (ملائکہ) بھی ان کا احترام کرتے ہیں:

بے اجازت جن کے گھر جبریل بھی آتے نہیں

قدر والے جانتے ہیں قدر شان اہل بیت

ہم آپ کے سامنے ایک حدیث پاک پیش کر دیں تا کہ آپ کو ان کی مقبولیت کا ثبوت مل جائے۔

بخاری شریف کی حدیث ہے (مفہوم حدیث) جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبّت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السّلام سے فرماتا ہے کہ اے جبرئیل علیہ السّلام میں فلاں بندے سے محبّت کرتا ہوں تم بھی اس بندے سے محبّت کرو جبرئیل علیہ السّلام بھی اس بندے سے محبّت کرنے لگتے ہیں اور اس کے بعد جبرئیل علیہ السّلام آواز دیتے ہیں کہ اے آسمان والوں (فرشتوں) اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبّت کرتا ہے تم بھی اس سے محبّت کرو، چنانچہ وہ بندہ اللہ عزوجل و جبرئیل علیہ السّلام، اور اہل آسمان کے نزدیک پیارا ہو جاتا ہے اس کے بعد اس کی مقبولیت زمیں میں نازل کر دی جاتی ہے اور تمام اہل زمین اس کو محبوب رکھتے ہیں۔

ناظرین کرام! اس حدیث پاک سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل کے نزدیک اہل بیت کا مقام کتنا اعلیٰ ہے اللہ عزوجل بھی ان سے محبّت کرتا ہے اور جبرئیل علیہ السّلام بھی ان سے محبّت کرتے ہیں نیز آسمان وزمین والے بھی ان سے محبّت کرتے ہیں اس سے پتہ چلا کہ اللہ عزوجل نے ہمارے دل میں بھی اہل بیت کی محبّت رکھی ہے چاہے وہ سرکار غوث اعظم ہوں یا سرکار مسولی رضی اللہ عنہم ہوں، حضرت بیدم شاہ وارثی فرماتے ہیں:

بیدم یہی تو پانچ ہیں مقصود کائنات
خیر النساء حسین و حسن مصطفیٰ علی

تبھی تو عاشق صادق المصدوق ﷺ یعنی سرکار اعلیٰ حضرت بے ساختہ پکار اٹھے:

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی
زہرہ ہیں کلی جس میں حسین اور حسن پھول

○○○○

اہل بیت اور مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہٗ الکریم

.....مختصر تعارف.....

حضرت علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہ

نسباً.....ہاشمی

لقب.....حیدر

کنیت.....ابوتراب، ابوالحسنین

رسول کائنات ﷺ کے چچا زاد بھائی اور داماد سابقین و اولین میں شامل تھے ''نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کے افضل ترین افراد یہ ہیں: سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان پھر علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہی ہمارے ائمہ کا مذہب ہے۔

شان مولیٰ علی:

حضرت شعبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت علقمہ کہنے لگے جانتے ہو اس امت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کیا مثال ہے میں نے کہا کہ آپ ہی فرمائیے فرمانے لگے: ''ان کی مثال حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی طرح ہے کچھ لوگوں نے ان سے بے تکی محبت کی جس کی بنا پر وہ گمراہ ہو گئے اور کچھ لوگوں نے ان سے بلاوجہ بغض رکھا اور وہ بھی گمراہ ہو گئے۔''

حضرت علقمہ رحمتہ اللہ علیہ کا اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں عیسائیوں اور یہودیوں کی طرف ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں

روافض اور خوارج کی طرف ہے۔

نسل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت محمد، حضرت عمر اور عباس رضی اللہ عنہم اجمعین ہی سے پھیلی ہے۔

نوٹ : آپ بھی اہل بیت کے ایک عظیم فرد ہیں۔

خلیفۂ اول اور محبت مولیٰ علی :

روایت میں آتا ہے کہ جب مولیٰ علی رضی اللہ عنہ خلیفۂ اول کے یہاں تشریف لاتے تو خلیفۂ اول ہر کام چھوڑ کر مولا کو ایک ٹک دیکھا کرتے۔ اس کام کو دیکھ کر سیدہ عائشہ صدیقہ عرض کرتیں: ''ابا جان یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔'' اس بات کو سن کر خلیفۂ اول فرماتے: ''بیٹی تمہیں نہیں معلوم دونوں جہاں کے آقا نے فرمایا ہے علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔''

ناظرین کرام!

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ خلیفۂ اول کس قدر اہل بیت کا احترام فرماتے تھے محبّت یہ تھی کہ ہر کام چھوڑ کر وہ ان کا دیدار کرتے

فضائل فاطمہ زہرا اور مقام اہل بیت:

اہل بیت کرام کے اعجاز و اکرام کا کیا کہنا جب کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ویطھرکم تطھیرا کا اعلان فرمایا ہے اور اپنے حبیب کریم ﷺ کو فرمایا: قل لااسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ کا حکم فرمایا ہے پھر کون سا غدار امتی ہوگا جو اہل بیت کرام کی عظمت و تکریم سے جی چرائے گا جب کہ ان ارشادات

کے علاوہ خود حضور پرنور ﷺ نے فرمایا: **الاان مثل اھل بیتی فی کم مثل سفینۃ نوح رکبھانجاومن تخلف عنھاہلک** سن لو میرے اہل بیت تم میں سفینۂ نوح کے مثل ہیں جو اس پر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو پیچھے رہا ہلاک ہوگیا۔ (مشکوٰۃ شریف، ص: ۸۷۳)

اس لیے جو بھی مسلمان کہلانے والا اپنی نجات کا خواہش مند ہوگا وہ ضرور اہل بیت کرام سے عقیدت ومحبّت اپنے اوپر لازم اور ضروری سمجھے گا ورنہ یہ تو فیصلہ ہے:

تم کو مژدہ نار کا اے دشمنان اہل بیت

حضور ﷺ اہل بیت سے بہت محبّت فرماتے تھے لیکن حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے زیادہ محبّت فرماتے تھے اس لیے کہ دوسرے اقرباء کو ایک یا دو نسبتوں سے رسول اللہ ﷺ سے نسبت ہے لیکن حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کئی نسبتوں سے مشرف ہیں۔

ولادت باسعادت خاتون جنت:

آپ کی ولادت باسعادت میں متعدد روایات ہیں صحیح تر یہی ہے کہ اعلان نبوت سے پانچ سال قبل آپ کی ولادت ہوئی آپ حضرت سیدتنا ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی سب سے اخیر اولاد ہیں۔

نام مبارک:

آپ کا فاطمہ رکھا گیا جس کے لیے ارشاد عالی نبوی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دوزخ سے منقطع فرمادیا ہے۔

لقب شریف:

آپ کا زہرا اور بتول ہے۔

زہرا کا سبب تسمیہ:

یہ ہے کہ آپ کے ذات مطہّرہ کو حق تعالیٰ نے مثل دیگر مستورات کے ایام

معمولی حیض ونفاس سے پاک فرمایا تھا۔

فضائل فاطمہ زہرارضی اللہ عنہا:

امامین بخاری ومسلم حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ''ہم سب ازواج مطہرات (مرض وفات شریف میں) خدمت اقدس میں حاضر تھیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ زہرارضی اللہ عنہا حاضر خدمت ہوئیں ان کی چال سرکار روش مبارک سے چھپی ہوئی نہ تھی جب حضور کی نگاہ مبارک ان پر پڑی تو سرکار نے فرمایا مرحبا ہو میری بیٹی کے لیے، پھران کو اپنے بازو میں بٹھالیا اوران کے کان میں سرگوشی کی جس کو سن کر سیدہ رونے لگیں ان کے غم کو دیکھ کر سرکار نے پھران کے کان میں سرگوشی کی جس کو سن کر سیدہ ہنسنے لگیں۔

جب وہ خدمت اقدس سے اٹھیں تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے پہلے تو تم رونے لگیں اور پھر ہنسنے لگیں۔ سیدہ نے کہا کہ میں سرکار کے راز کو افشاء نہ کروں گی۔

سرکار ﷺ کی وفات کے بعد جب میں نے ان سے قسم دے کر پوچھا تو فرمایا کہ سرکار نے میرے کان میں فرمایا کہ حضرت جبرئیل مجھ سے قرآن کا ایک دور ہر سال کیا کرتے تھے لیکن اس سال انہوں نے دو دور کیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ یہ میرے قرب وفات کی علامت ہے پس بیٹی تم اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا پس میں تمہارے واسطے بہترین پیش رو ہوں یہ سن کر میں رونے لگی سرکار نے جب میرا یہ حال دیکھا تو فرمایا کہ بیٹی کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ تم جنت میں تمام بیبیوں کی سردار ہو پس میں اسے سن کر ہنسنے لگی۔

OOOO

نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ:

علامہ ابن عبد البر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں نبی ﷺ سے متواتر روایات

ثابت ہیں کہ آپ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا (مفہوم حدیث) میرا یہ بیٹا سردار ہے مجھے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے توفیق عطا فرمائے گا کہ یہ امت مسلمہ کی دو عظیم جماعتوں میں صلح کروائے گا" اس روایت کو صحابہ کرام کی کثیر جماعت نے بیان کیا ہے جن میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں" یہ دنیا میں میرا خوشبودار پھول ہے۔"

ولادت باسعادت:

آپ کی ولادت ۱۵ رمضان المبارک ۳ ہجری میں ہوئی۔

ناظرین کرام!

جسے رسول پاک ﷺ سردار کہیں اس سے بڑا سردار کون ہوسکتا ہے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بڑے بردبار، پرہیزگار اور صاحب علم وفضل تھے۔

کمال امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

امام حسن رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی جان بچانے کے لیے بھرپور سرگرمی دکھائی تھی، جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر میں محصور تھے اس وقت حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ تلوار لٹکائے ان کے پاس موجود تھے وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دفاع کے سلسلے میں لڑنا چاہتے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو اللہ کا واسطہ دے کر گھر بھیج دیا تھا کہ کہیں کوئی ان کو گزند نہ پہنچ جائے یہ محفوظ رہیں اور حضرت علی کو کوئی پریشانی نہ ہو۔

OOOO

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ:

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ صاحب علم وفضل دین دار بکثرت روزے رکھنے والے نوافل کے شائق اور حج کے دلدادہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یوم عاشورہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہادت سے سرفراز فرمایا اور ان کے قاتلین کو

یا قتل پر مدد کرنے والوں کو اور قتل سے خوش ہونے والوں کو رسوا فرمایا۔

ولادت باسعادت:

آپ کی ولادت ۴ یا ۵ رشعبان المعظم، بروز شنبہ، مدینہ منورہ میں ہوئی۔

مراتب امام حسین رضی اللہ عنہ:

امام حسین رضی اللہ عنہ کا مرتبہ یہ ہے کہ نانا رسول اعظم ﷺ اور ماں خاتون جنت، باپ شیر خدا اور بھائی شہید آپ کے گھر کا ہر ایک فرد دین اسلام کی خاطر جان فدا کرنے والا ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو سرکار ﷺ کے زمانہ اقدس میں زندگی گزارنے کا شرف حاصل ہے۔ سرکار ﷺ وفات تک ہر دم آپ کے ساتھ رہے، آپ آخر دم تک ان سے راضی رہے البتہ امام حسین بہت چھوٹے تھے پھر بھی حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ان کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے۔ حضرت سیدنا عمر اور حضرت حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما کا بھی یہی حال تھا۔ پھر حضرت سیدنا امام حسین اپنے والد محترم کے ساتھ رہے ان سے روایات بیان کیں سب جنگوں میں ان کے ساتھ رہے۔ جنگ جمل اور صفین کی لڑائیوں میں شریک تھے۔ آپ بڑی عظمت اور حیثیت کے مالک تھے۔

OOOO

حضرت سیدنا امام زین العابدینؓ:

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اہل بیت کے مردوں میں صرف سیدنا امام حسین کے لخت جگر حضرت سیدنا امام زین العابدین ہی باقی رہ گئے تھے کیوں کہ رب تعالیٰ کو مقصود تھا کہ نسل حسینی قیامت تک باقی رہے، اگر ہمیں واقعہ کربلا کی طرف نظر ڈالیں تو ہمیں یہ پتہ چلے گا کہ اگر حضرت سیدنا امام زین العابدین باقی نہ رہتے تو واقعہ کربلا کی صحیح طور پر آگاہی نہ ہو پاتی۔

اسم مبارک:

آپ کا اسم مبارک سیدنا علی اوسط رضی اللہ عنہ ہے۔

ولادت:

مدینہ طیبہ میں ۳۳ھ میں ہوئی بعض روایتوں میں ۳۶ھ اور بعض میں ۳۸ھ ہے۔

القاب:

آپ کے القاب سید، سجاد اور زین العابدین ہے۔

کنیت:

ابو محمد، ابوالحسن اور ابو بکر تھی۔

امام زین العابدین اور اہل مدینہ:

واقعہ کربلا کے بعد حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اکثر رویا کرتے تھے۔ جب آپ ملک شام سے واپس شہر رسول ﷺ پہنچے تو اہل مدینہ نے چاہا کہ ہم حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت ہو جائیں اور آپ کو اپنا امیر المومنین بنالیں مگر حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے اس سے انکار فرمایا۔

حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے انکار فرمانے کے باوجود بھی اہل مدینہ نہیں مانے اور عرض کرنے لگے حضور ہم اہل کوفہ نہیں اہل مدینہ ہیں ہم آپ کے ایک اشارے پر اپنی جان قربان کر دیں گے اور اسی واسطے بیعت کو حاضر ہوئے ہیں، ان کی یہ بات سن کر حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا بس اللہ تعالیٰ کے واسطے مجھے معاف کرو، میرے سینہ میں اس قدر زخم ہیں کہ مزید کی گنجائش نہیں ہیں، مجھے خلافت وسلطنت کے نام سے وحشت سی معلوم ہوتی ہے حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی نگاہوں کے سامنے کربلا کا واقعہ گھوم

نے لگا آپ نے فرمایا اہل مدینہ سنو اگر تم مجھے خلافت کے لیے مجبور کرو گے تو میں مدینہ منورہ چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔

نوٹ : اہل مدینہ غم زدہ حالت میں واپس ہو گئے اگر چہ ظاہری طور پر سلطنت بنو امیہ کے ہاتھوں میں تھی لیکن دلون کے بادشاہ ہمیشہ یہی رہے۔

رحلت مبارک:

حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی رحلت مبارک کی تاریخ میں اختلاف ہے۔ بعض نے ۱۸ رمحرم ۹۵ھ تحریر کی ہے۔ شیخ طوسی نے ۲۵ رمحرم الحرام ۹۶ھ اور کلینی نے ۲۵ رمحرم الحرام ۹۵ھ تحریر کی ہے۔ اسی طرح کلینی نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے عمر شریفہ ۵۷ برس تحریر کی ہے۔

اولاد اطہار:

عام کتب میں درج ہے کہ آپ کے ۶ صاحبزادے تھے اور انہیں سے آپ کی نسل مبارک چلی جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرت سیدنا امام محمد باقر، حضرت سیدنا عبداللہ الباہر، حضرت سیدنا زید الشہید، حضرت سیدنا عمر الاشرف، حضرت سیدنا حسین الاصغر، حضرت سیدنا علی الاصغر رضی اللہ عنہم۔ لیکن ریاض الانساب نے دس نام مزید تحریر کئے ہیں۔ (خاندان مصطفیٰ)

○○○○

حضرت سیدنا امام زید شہیدؓ:

حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے پیارے صاحبزادے حضرت سیدنا امام زید شہید رضی اللہ عنہ نہایت وعبادت گزار تھے شب بیداری وقرآن مقدس کی تلاوت اور نماز کی پابندی آپ کا معمول تھا۔ آپ کو دیکھنے والے کو آپ کے جد کریم کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ ہر ایک آپ کا دیوانہ نظر آتا تھا۔ آپ کے چہرۂ مقدس رب کائنات نے وہ کشش رکھی تھی جو بھی آپ کے جمال کو دیکھتا وہ سب کچھ بھول جاتا تھا۔

ولادت باسعادت کی پیشن گوئی:

حضرت سیدنا امام زید شہید رضی اللہ عنہ کا مقام ومرتبہ بہت بڑا ہے۔ حضرت علامہ امام الدین ادریس حسینی حمیری اپنی کتاب ﴿**کنز الاخبار فی معرفة سیر الاخیار**﴾ میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام زین العابدین سے روایت کیا گیا ہے کہ ایک روز حضرت نے اپنے اصحاب سے فرمایا: ''میں نے اس رات رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے بہشت میں لے گئے اور مجھے ایک حور سے بیاہ دیا۔ میں نے اس سے قربت کی پھر وہ حور حاملہ ہوگئی۔'' پھر حضور اقدس ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے علی اس فرزند کا نام زید رکھنا۔'' جب (اس طرح خواب میں) حضرت امام کو اس فرزند کی بشارت دی گئی تو (بعد بیداری) حضرت نے مصحف سے فال دیکھی۔ پس پہلی بار اس آیۃ کریمہ پر نظر پڑی: "فضل اللہ امجاھدین علی القاعدین اجرا عظیما" دوبارہ بند کر کے کھولنے پر پہلے ورق پر آیۃ کریمہ نکلی: "ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنة۔" پس حضرت نے قسم کھا کر فرمایا کہ یہ فرزند زید ہے۔ (جس کہ لیے فضل وزیادت اجر نکلتی ہے) آپ کی ولادت ۷۵ھ میں ہوئی۔

واقعہ وفات:

حضرت سیدنا امام زید شہید رضی اللہ عنہ نے ہشام بن عبد الملک کے عہد حکومت میں دعوئے خلافت کیا بہت سے لوگوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی جس میں دیگر شہروں کے علاوہ صرف کوفہ کے ۱۵۰۰ (پندرہ ہزار) اشخاص نے بیعت کی، آپ کے مقابلے میں یوسف ثقفی لشکر لے کر آیا تو حسب عادات دیرینہ اہل کوفہ اپنے امام کو چھوڑ کر بھاگ گئے حضرت سیدنا امام زید شہید نے جلال میں آکر رفضونا الیوم فرمایا اسی دن سے رافضی کا لفظ بولا جانے لگا اس جنگ میں آپ نے ۱۵ر صفر المظفر ۱۲۱ھ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ (خاندان مصطفیٰ، ص: ۶۸۱)

حضرت سیدنا امام زید شہید رضی اللہ عنہ کے اولاد:

حضرت سیدنا امام زید شہید رضی اللہ عنہ کے چار صاحبزادے تھے: (۱) حضرت سیدنا یحییٰ، (۲) حضرت سیدنا حسین ذی الدمعہ، (۳) حضرت سیدنا عیسیٰ موتم الاشبال، (۴) حضرت سیدنا محمد رضی اللہ عنہم۔

ان کی نسل پاک اب بھی جاری وساری ہے۔

OOOO

حضرت سیدنا عیسیٰ موتم الاشبالؓ:

حضرت سیدنا عیسیٰ موتم الاشبال حضرت سیدنا امام زید شہید رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند ہیں۔

اسم مبارک..... عیسیٰ

لقب.....موتم الاشبال جس کے معنی شیر کے بچے کو یتیم کر دینے والا۔

کنیت.....ابو یحییٰ

عادت شریفہ:

آپ اپنے جد کے سچے وارث وامین تھے۔ آپ کی ذات اپنے زمانے میں یکتا تھی پابندی وقت کے ساتھ نماز ادا فرماتے اور قرآن مقدس کی کثرت سے تلاوت فرماتے۔

وفات:

روایت میں آتا ہے کہ منصور عباسی آپ کو ڈھونڈتا رہا لیکن آپ اس کے ہاتھ نہ آئے یہاں تک کہ ۱۶۶ھ میں آپ نے کوفہ میں وصال فرمایا، اور حسن بن صالح نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑھی اور پوشیدہ دفن کر دیا۔ (نظم اللالی)

اولاد:

آپ کی اولادوں میں: سید احمد مختفی، سید زید، سید محمد، سید حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

حضرت سیدنا امام زید شہید اور فاتح بالگرامؓ:

حضرت سیدنا امام زید شہید رضی اللہ عنہ کی ۱۸ ویں پشت میں اللہ جل شانہٗ کی ایک نعمت نے ظہور لیا جسے پوری دنیا فاتح بالگرام کے نام سے منسوب کرتی ہے۔

آپ سادات مسولی و مارہرہ و بالگرام کے جد اعلیٰ ہیں۔ آپ ہی کی نسل مبارک سے وجود پانے والی ذات مقدس بالگرام، مارہرہ و مسولی میں شاد و آباد ہیں۔

اسم شریف..... سید محمد

لقب..... صاحب دعوۃ الصغریٰ، فاتح بالگرام

مرید و خلیفہ:

حضرت سیدنا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رضی اللہ عنہ کے ہیں جو کہ مرید و خلیفہ حضرت سیدنا خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ کے ہیں۔

وصال مبارک:

آپ ۳۱ سال تک بالگرام میں قیام پذیر رہے۔ بالآخر ۱۴ر شعبان المعظم ۶۴۵ھ میں آپ کا وصال پر ملال ہو گیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کا مزار مقدس بالگرام شریف میں فاتح بالگرام کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

○○○○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت سید عالی نسب (سرکار مسولی قدس سرہٗ) کے حالات

سید عالی نسب کو اللہ جل شانہٗ نے امت مسلمہ کے لیے ایک خاص نعمت بنا کر پیدا فرمایا جن سے انسان تو انسان کثرت کے ساتھ اجنہ بھی فیضیاب ہوئے، آپ کی زندگی سنت، مصطفیٰ کی آئینہ دار تھی، عشق رسول کے سانچہ میں ڈھلا ہوا چہرا تھا، آنکھوں سے یاد رسول کے موتی چھلک تے تھے۔ جہاں اپنا قدم رکھ دیں بنجر ہو تو شاداب ہو جائے، خشک ہو تو ہرا ہو جائے، سخت ہو تو نرم و نازک ہو جائے، بے عشق و مستی والا ہو تو عشق کا مرکز بن جائے، گونگا ہو تو بول اٹھے، اندھا ہو تو دیکھنے لگے، اپاہج ہو تو چلنے پھرنے لگے، بدکلام ہو تو خوش کلام ہو جائے، کیا کیا لکھوں اپنے سید عالی نسب کی تعریف حقیقت یہ ہے کہ میرے سید عالی نسب تمام صفات کمالیہ کہ جامع ہی نہیں بلکہ مرکز ہیں اللہ جل شانہٗ نے انہیں دنیا اور بہشت کی زینت بنا کر پیدا فرمایا تھا۔

ولادت باسعادت:

اللہ جل شانہٗ کی ایک خاص نعمت یعنی میرے سید عالی نسب ویسے تو مدینے والے آقا کی نسبت سے مدنی ہیں، مدینہ اور عرب کے اطراف و جوانب میں اسلام کی شمع کو روشن کیا اولیاء کرام نے لیکن ہند والوں کو کون فیضیاب کرتا اسی لیے اللہ جل شانہٗ نے میرے سید عالی نسب کو صوبہ اتر پردیش کی تاریخی سرزمین ضلع ہردوئی کا مقدس قصبہ بالگرام شریف میں ۱۰۳۴ھ اللہ جل شانہٗ نے جلوہ گر فرمایا تا کہ لوگ اس خاص نعمت سے فیضیاب ہوں۔

سیدعالی نسب کے والد ماجد:

میرے سید عالی نسب کے والد ماجد کا اسم مقدس عطائے رب دو جہاں قطب زماں حضرت سیدنا ابراہیم چشتی بالگرامی قدس سرہٗ۔

عطائے رب دوجہاں قطب زماں حضرت سیدنا ابراہیم بالگرامی قدس سرہٗ:

آپ کی ذات محتاج تعارف نہیں، آپ کی ذات سے اللہ تعالیٰ نے دین کا بہت بڑا کام لیا اور پھر اولیاء کرام کے دل پر راج کرنے والے آپ کے شہزادے میرے سید عالی نسب ہیں۔

سیدعالی نسب کی تعلیم وتربیت:

میرے سید عالی نسب کی تعلیم کا کیا کہنا، بزرگوں کے اصول وضوابط کے مطابق آپ کی بسم اللہ خوانی کرائی گئی، اللہ اکبر میرے سید عالی نسب نے اپنے رب کا نام اپنی زبان سے ادا کیا اور رب دو جہاں کو رحمٰن ورحیم کہہ کر پکارا ہی تھا کہ اللہ جل شانہٗ کی خاص رحمت آپ پر برسنے لگی اور آپ اپنے جدامجد سے رب کا کلام پڑھنے لگے۔ سرکار سیدنا غوث الاعظم کا فرمان کہ میں پڑھتا رہا یہاں تک کہ پڑھتے پڑھتے قطب بن گیا اسی کے پیش نظر میرے سید عالی نسب نے آگے کی تعلیم کے لیے مرکز علمائے دین فرنگی محل لکھنؤ آکر شاہ محمد کے علمی ٹیلے پر قیام کیا جہاں سے بے علموں کو راہ علم دیکھائی جاتی تھی وہیں سید عالی نسب بھی علم دین سے آراستہ ہونے لگے۔

واقعہ بیعت:

میرے سید عالی نسب جب علوم ظاہری سے آراستہ ہوگئے تو آپ کے دل میں علوم باطنی بھی جاننے کی للک بیدار ہوئی۔ آپ معرفت الٰہی منزلوں کو طے کرنا چاہتے تھے اس کے لیے آپ کو شیخ کامل کی ضرورت تھی جو ایک پل میں آپ کو تمام منزلوں سے آشنا کردے جسے دیکھ کر عشق رسول چمک اٹھے۔ جس کے ایک اشارے پر

جان قربان کر دینے کا جذبہ پیدا ہو۔ جس کے آنکھوں میں نور الٰہی کی چمک ہو، جو کسی کا محتاج نہ ہو سوائے اللہ کے، جس کی ہر ہر ادا پر نثار ہو جانے کو دل چاہے، جس کے ہاتھ یداللہ ہو، جس کا شیوہ ذکر اللہ ہو، ایسا کون ہوگا جو اتنی خوبیوں اور اس کے علاوہ مزید خوبیاں بھی رکھتا ہوگا، وہ ملا تو ایسا کے جس نے دل کی دنیا میں ولولہ پیدا کر دیا، جس نے بے دینوں کو دین دار بنا دیا، جس نے بے علموں کو علوم ظاہری و باطنی کا ماہر بنا دیا آخر وہ کون سی ذات مقدس ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اتنی خوبیاں بخشی ہیں، میرے سید عالی نسب جس پر قربان ہوئے وہ قطب الاقطاب شیخ الشیوخ حضرت سید شاہ عبدالرزاق محبوب بے کمر قادری بانسوی قدس سرہٗ کی ذات مقدس تھی جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ کمال عطا فرمایان تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ کیا تھے یہ وہی جان سکے جو آپ پر اپنی جان چھڑک تے تھے ان کے علاوہ کوئی نہ جان سکا اپنے اپنے اعتبار سے سب نے لکھا لیکن ان کی حقیقت مکمّل بیان نہ ہو سکی، اس لیے کہ ''ایک ولی ہی ولی کو صحیح طور پر پہچان سکتا ہے۔'' المختصر میرے سید عالی نسب بانسہ شریف جو کہ بارہ بنکی سے تقریباً ۱۷ کیلو میٹر پر واقع ہے، چل پڑے اور سرکار بانسہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ میرے سرکار میں آپ کی بارگاہ میں بغرض بیعت حاضر ہوا ہوں سرکار مجھے اپنی غلامی میں داخل فرما کر کرم فرمائیں لیکن سرکار بانسہ نے بیعت کرنے سے انکار فرما دیا، میرے سید عالی نسب کے دل میں حسرتوں کا جو چراغ روشن تھا بجھنے لگا اور میرے سید عالی نسب آنکھوں میں اشکوں کا سمندر لیے واپس ہو گئے، میرے سید عالی نسب اس بات سے اس قدر رنجیدہ ہوئے کہ آپ کی آنکھوں سے ساون بھادوں کی طرح آنسو رواں دواں ہو گئے۔ اسی حالت میں ایک دن میرے سید عالی نسب کی آنکھ لگ گئی اور کیا دیکھا کہ داماد پیمبر، فاتح خیبر، حسنین کے بابا شیر خدا مولیٰ علی کرم اللہ تعلیٰ وجہٗ الکریم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا میرے لال غمگین نہ ہو کل صبح جانا اور سرکار بانسہ سے شرف بیعت حاصل کرنا، اسی عالم میں سرکار بانسہ نے مکاشفہ میں ملاحظہ فرمایا کہ مولیٰ علی شیر خدا میرے سید

عالی نسب کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بیعت فرما رہے ہیں، اور اپنے مقدس شہزادے کو کھجور کھلا رہے ہیں نیز سرکار بانسہ سے ارشاد فرمایا میرے لال کو بیعت کیوں نہیں کیا جاؤ اور میرے سید عالی نسب کو بیعت کرو اور اور نگاہ کرم سے نواز و اور میرا خرقہ شریف مع کلاہ مبارکہ بھی اسے عطا کرو، صبح ہوتے ہی دونوں بزرگ ایک دوسرے کی تلاش میں نکل پڑے اللہ عزوجل کی رحمت دیکھئے ان دونوں علی کے لالوں کی ملاقات ہوئی بھی تو ایک اللہ کے مقدس ولی کے آستانے پر جنہیں دنیا ولی کامل حضرت سیدنا محمود شہید قدس سرہٗ کے نام سے جانتی ہے دونوں ذات مقدس کی نگاہ جب ایک دوسرے پر پڑی تو مسکرا اٹھے اور دونوں بغلگیر ہوئے بغیر نہ رہ سکے، میرے سید عالی نسب نے پھر بیعت کے لیے عرض کیا تو سرکار بانسہ نے فرمایا میں تو اسی لیے آیا ہوں کہ تمہیں میخانۂ وحدت کا جام پلادوں سرکار بانسہ نے میرے سید عالی نسب کا ہاتھ اپنے مقدس ہاتھ میں لے کر ایک خاص طریقے سے بیعت فرمایا یہی نہیں بلکہ جملہ سلاسل مبارکہ کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا، نیز امور باطنیہ کی تعلیم فرمائی اور خرقہ وکلاہ مبارک بھی عطا فرمایا۔
(تفصیل کے لیے تذکرۂ سید عالی نسب کا مطالعہ فرمائیں)

سید عالی نسب اور قیام مسولی شریف:

میرے سید عالی نسب کا اکثر لمحہ پیر ومرشد کی تابع داری میں گزرنے لگا پیر و مرشد کی نگاہ کے آپ تارے تھے میرے سید عالی نسب اپنے پیر ومرشد سے اتنی محبّت فرماتے کے یک لمحہ کی جدائی گوارا نہ تھی، ایک دن مرشد برحق ارشاد فرماتے ہیں جاؤ علی کے لال جاؤ اور مسولی شریف میں قیام کرو اور طالبان معرفت الٰہی کو نیز خدا کی مخلوق کو اپنے فیض سے مالا مال کرو پیر ومرشد کے اس فرمان کو سن کر میرے سید عالی نسب مسولی شریف تشریف لائے اور وہیں قیام کیا۔

عالی نسب کی وجہ تسمیہ:

میرے سید عالی نسب جب سرکار بانسہ سے جام وحدت پی چکے تو اس واقعہ

اس اتنا خوش ہوئے کہ میرے پیرومرشد نے ایک ہی نظر میں سب کچھ عطا فرمادیا، قیام مسولی شریف کا حکم دیتے وقت سرکار بانسہ نے فرمایا تھا جمعہ کے روز ملنے ضرور آنا میرے سید عالی نسب جمعہ کے دن کا بڑی بے صبری سے انتظار فرماتے اور جب جمعہ کا دن آجاتا تو بے مسرت وشادمانی کے عالم میں مرشد کی زیارت کو چل دیتے جیسے ہی میرے سید عالی نسب حدود بانسہ، میں قدم رکھتے سرکار بانسہ بھی تڑپ کر مسرت کے ساتھ اپنی مسند سے اٹھ جاتے اور جب تک میرے سید عالی نسب مرشد کے روبرو پہنچ نہ جاتے سرکار بانسہ کھڑے رہتے اور فرماتے: ''خبر یا خبر دیت ہے کہ عالی نسب واعلیٰ حسب آوت ہے، جب میرے سید عالی نسب مرشد کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتے تب ہی مرشد کو چین آتا تھا اس سے مراتب عالی نسب کا پتہ چلتا ہے۔

عالی نسب کی چوکھٹ مقدس:

زائرین نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ اسماعیلی محل کے صدر دروازے پر ایک مقدس چوکھٹ ہے جس کو میرے سید عالی نسب نے اپنے مقدس ہاتھوں اس چوکھٹ کو رکھا تھا جو آج بھی زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

اخلاق وعادات:

میرے سید عالی نسب کے اخلاق وعادات کا کیا کہنا آپ ہر معاملہ میں اپنے نانا جان ﷺ کے سچے وارث وامین تھے آپ کے اخلاق کا یہ عالم تھا کہ ہمہ لحہ آپ کی زبان سے شیرینی کے مانند الفاظ نکلتے تھے اور ہر معاملہ میں خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے، جو بھی آپ کی قربت حاصل کرتا آپ اسے بلندی پر پہنچا دیتے تھے عشق رسول ﷺ آپ کے رگوں میں بسا ہوا تھا عشق رسول میں آنکھیں نم رہا کرتی تھیں۔

عالی نسب اور یاد الٰہی:

میرے سید عالی نسب کے معمولات تو ایسے ہیں کے بیان کرنے سے باہر ہیں ان کی ہر ہر ادا کا کیا کہنا ان کی عبادت وریاضت کا معاملہ ایک دم جداگانہ تھا، یاد

الٰہی میں جب پیشانی جھکتی تو وہ چمکدا پیشانی اور بھی چمک اٹھتی کیوں کہ آپ جب اللہ عزوجل کا ذکر فرماتے تو آپ کے بدن مین کپکپی پیدا ہو جاتی، ہاتھ جب دعا کے لیے اٹھتے تو اللہ تعالیٰ ان کے مقدس ہاتھوں میں رحمتوں کا خزانہ بھر دیتا جسے آپ فیوض و برکات کی شکل میں دیوانوں میں بانٹ دیتے تھے۔

کرامات عالی نسب:

میرے سید عالی نسب کی کرامات اتنی ہیں کہ اس کو اگر مرتب کیا جائے تو ایک نہیں بلکہ کئی کتابیں وجود میں آجائیں حقیقت میں میرے سید عالی نسب مجمع الکرامات تھے ضرورت کے مطابق یہاں کچھ کرامات کا ذکر کیا جارہا ہے۔

(۱) سیدعالی نسب اورتحفۂ مولاعلی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجہٗ الکریم:

میرے سید عالی نسب کا معمول یہ تھا کہ عشاء کی نماز سے فارغ ہوکر دسترخوان بچھتا اور آپ کھانہ تناول فرماتے اس کے بعد حجرۂ خاص میں تشریف لے جاتے معمولات سے فارغ ہوکر اپنے بستر پر تشریف لاتے، ایک دن جب آپ اپنے بستر مبارک پر تشریف لائے اور آنکھ لگی تو کیا دیکھا کہ داماد پیمبر، فاتح خیبر حسنین کے بابا سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہٗ الکریم تشریف لائے اور فرمایا اے میر محمد اسماعیل واسطی کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ یہ درود شریف اپنے اورادو وظائف میں شامل کرلیتے میرے سید عالی نسب عرض کرتے ہیں میرے سرکار، آپ مجھے وہ درود پاک عطا فرمائیں تاکہ میں اسے اپنے اورادو وظائف میں شامل کرلوں، مولائے کائنات نے فرمایا میرے ساتھ پڑھو، میرے سید عالی نسب حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مولائے کائنات کے ساتھ وہ درود شریف پڑھنے لگتے ہیں، بیان کیا جاتا ہے کہ میرے سید عالی نسب اپنے سرہانے ایک ڈائری اور ایک قلم ہمیشہ رکھا کرتے تھے بحالت خواب اس ڈائری کو نکالتے ہیں اور اور پڑھنے کے ساتھ ساتھ لکھنے لگتے ہیں۔ میرے سید عالی نسب بیدار ہوکر جب اس ڈائری کو کھول کر دیکھتے ہیں تو وہ درود شریف اس میں لکھا ہوا

موجود رہتا ہے اور وہ ۳۶ صفحہ پر مشتمل ہوتا ہے بعد نماز فجر جب آپ نماز اشراق ادا کرنے کے واسطے اولیاء مسجد میں تشریف لاتے ہیں تو کیا دیکھا مرشد کامل سرکار بانسہ بھی تشریف لے آئے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں سید عالی نسب شب کیسی گزری آج آپ کو مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہٗ الکریم نے ایک عظیم تحفہ عطا فرمایا ہے میں نے کشف میں ملاحظہ کیا ہے، کہ مولا علی آپ کو درود پاک پڑھا رہے تھے، اے سید عالی نسب یہ بتاؤ کیا تم مجھے بھی اس درود پاک کی اجازت دیتے ہو، میرے سید عالی نسب کو جس ذات نے بہت ساری چیزوں سے مالا مال فرمایا ہو، اس ذات کے لیے کیسے انکار ہوتا، میرے سید عالی نسب اجازت عطا کرتے ہیں اور سرکار بانسہ تشریف لے جاتے ہیں، اس درود پاک کے بارے میں ارشاد ہے کہ جو بھی اس درود پاک کو صدق دل سے ایک مرتبہ بھی پڑھے گا اسے دونوں جہان کے مالک ومختار کی زیارت نصیب ہوگی۔

(۲) سیدعالی نسب اورسرکاربانسہ کی عطاء: میرے سید عالی نسب کو ویسے تو سرکار بانسہ نے بہت کچھ نوازہ ہے لیکن اس عطا کا کیا کہنا، ایک مرتبہ پاکستان کی سرزمیں سے چل کر ایک قافلہ بانسہ شریف آیا وہ بغرض بیعت جب سرکار بانسہ کی بارگاہ میں جب حاضر ہوا تو سرکار بانسہ نے فرمایا مسولی شریف چلے جاؤ اور میرے سید عالی نسب کے دست حق پرست پر بیعت ہو جاؤ تمہارا حصہ وہیں ہے، وہ قافلہ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مسولی شریف میرے سید عالی نسب کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو کیا دیکھا کہ آپ اپنے حجرۂ مقدسہ میں عالم استغراق میں محو ہیں، وہ قافلہ کافی دیر انتظار کے بعد پھر واپس بانسہ شریف پہنچا تو سرکار بانسہ نے فرمایا تم لوگ کیوں واپس آگئے تو عرض کیا حضور انہوں نے ہماری طرف نظر التفات نہ کی ہم واپس آگئے سرکار بانسہ نے فرمایا جاؤ تمہارا حصہ وہیں ہے، دوبارہ وہ قافلہ پھر میرے سید عالی نسب کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کو پھر اسی عالم میں پایا اور پھر واپس ہو گئے، جب سرکار بانسہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم لوگ پھر واپس آگئے جاؤ تم لوگوں کا حصہ

میرے سید عالی نسب کے پاس ہے اب میرے پاس مت آجانا، وہ سبھی لوگ مسولی شریف تیسری مرتبہ پھر حاضر ہوئے اور میرے سید عالی نسب کی بارگاہ میں ہاتھ باندھے کھڑے رہے، کچھ دیر کے بعد جب میرے سید عالی نسب عالم استغراق سے بیدار ہوئے تو ان کو دیکھ کر ہاتھ پکڑ کر بیٹھالیا اور اپنی چادر مبارک ان کے سر پہ ڈال دیا، چادر مبارک کا پڑنا ہی تھا کہ دل کی دنیا بدل گئی کیا دیکھتے ہیں کہ، میرے سید عالی نسب، سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہیں اور وہ دونوں بھی حاضر ہیں زیارت سے فیضیاب ہونے کے بعد۔ میرے سید عالی نسب کے قدموں سے لپٹ کر عرض کی حضور ہمیں بھی اپنے سلسلہ مبارکہ میں داخل فرمالیں، میرے سید عالی نسب نے ان کی عرضی قبول فرمالی اور ایک خاص طریقہ سے ان کو بیعت کیا اور خلافت واجازت سے سرفراز فرمایا۔

ناظرین کرام!

یہ دونوں ایک جید عالم دین اور وقت کے ایک جید مفتی بھی تھے:

(۱) واصل الی اللہ حضرت علامہ مفتی جاراللہ قادری اسمٰعیلی قدس سرہٗ

ولادت.....۱۸؍رجب المرجب ۱۱۰۴ھ

وفات.....۱۱؍ربیع الثانی ۱۱۶۷ھ

(۲) عارف باللہ حضرت علامہ مفتی بارااللہ قادری اسمٰعیلی قدس سرہٗ

ولادت.....۱۳؍ربیع النور شریف ۱۱۰۸ھ

وفات.....۲۸؍صفر المظفر ۱۱۷۵ھ

ملانظام الدین فرنگی محلی اور عطائے سید عالی نسب:

روایتوں مین بیان کیا جاتا ہے کہ ملا نظام الدین فرنگی محلی علیہ الرحمہ ایک جید عالم دین تھے آپ کے علم کا رعب اس دور کے علماء میں موجود تھا، گویا کہ آپ اس وقت کہ علماء کے تاجدار تھے آپ کا گھرانہ علم وفضل کا گھرانہ تھا۔ آپ کے علم کی ہیبت یہ تھی کہ آپ کے سامنے کسی بھی عالم کی زبان نہ کھلتی تھی، عشق ومستی کا عالم یہ تھا کہ آنکھ ہوں یا

زبان، آپ کے عاشق صادق ہونے کی گواہی دیتی تھیں، لیکن ایسا عالم ربانی جب میرے عالی نسب کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تو آنکھوں کی پلکیں جھکی رہتیں، کاسۂ گدائی لے کر حاضر ہونے والے عالم ربانی کی عمر ڈھلتی جارہی تھی لیکن آپ آنگن میں کوئی پھول نہ کھلا تھا، اپنے برادران کے نونہالوں کو دیکھ کر فرماتے میرے برادران کے بچے میرے بچے ہیں لیکن دل میں بڑی امید رہتی کہ اپنا بھی کوئی فرزند ہو، جو میرے علم وفضل کا وارث ہو، ایک مرتبہ برادر عزیز نے عرض کیا بھائی جان آپ دوسری شادی کیوں نہیں کر لیتے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالی آپ کو دوسری بیوی سے فرزند عطا فرمادے، اتنا سن کر آپ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک شادی نہیں کروں گا جب تک کہ کوئی ایسی باکمال شخصیت مجھے اس بات کی بشارت نہ سنادے جس ذات مقدس پر مجھے اعتماد ہو، یہ بات جب میرے سید عالی نسب کو معلوم ہوئی تو آپنے مکاشفہ سے معلوم کر کے خبر بھیجی کہ ملا نظام الدین علیہ الرحمہ کو یہ بشارت سنادی جائے کہ وہ دوسری شادی کرلیں انشاء اللہ تعالیٰ، رب ذوالجلال ان کو ایک نیک اور صالح فرزند عطا فرمائے گا، جب آپ نے یہ بشارت سنی تو باخوشی دسرا عقد فرمایا اور پھر اللہ تعالیٰ نیب ان کو ایسا فرزند عطا فرمایا کہ وہ فرزند اپنے دور کے علماء میں اپنی مثال خود تھا جن کو دنیا عالم ربانی حضرت ملا بحر العلوم کے نام سے جانتی ہے۔ (تفصیل کے لیے علامہ میر عبدالجلیل بالگرامی علیہ الرحمہ کی تصانیف کا مطالعہ کریں۔)

سید عالی نسب اور رب تعالیٰ کی عطائے خاص:

اللہ تعالیٰ نے میرے سید عالی نسب کو مجمع لکرامات بنایا تھا، آپ کی ذات سے انسانوں کو بے حد فائدہ پہنچا ہے لیکن ایک خاص عطاء رب تعالیٰ کی جس کا مشاہدہ دنیا آج بھی کرتی ہے میں نے مرشد برحق سرکار گلزار ملت کی زبانی یہ سنا ہے کہ، ایک مرتبہ میرے سید عالی نسب کے نور نظر حضور کمال الاولیاء جو کہ بچپن میں ایک مرض میں مبتلا ہوئے، آپ کی مخدومہ والدہ ماجدہ نے اپنی خادمہ کو میرے سید عالی نسب کی بارگاہ میں روانہ کیا اور حکم فرمایا کہ جا کر سید میاں سے عرض کرو کہ شہزادے کمال میاں کی طبیعت

بہت زیادہ علیل ہے سرکار دعا فرمائیں، جب خادمہ نے عرض کیا تو سرکار نے دعا فرمائی، لیکن کچھ دیر کے بعد مخدومہ نے خادمہ کو حکم فرمایا کہ جاؤ سید میاں سے کوئی تعویذ لے آؤ، اس لیے کی طبیعت میں کچھ افاقہ نہیں محسوس ہوتا، جب تھوڑا وقفہ گزرا تو تیسری مرتبہ (مخدومہ نے) فرمایا کہ جاؤ سید میں کو ساتھ میں لے آؤ، میر سید عالی نسب اس وقت اپنے حجرۂ خاص میں جلوہ فرما تھے، جیسے ہی جا کر خادمہ نے عرض کی حضور شہزادے کی طبیعت میں افاقہ نہیں ہو رہا ہے، آپ تشریف لے چلیں، تو اسی وقت دریائے رحمت جوش میں آیا، میرے سید عالی نسب نے اپنے دست مبارک سے دو کٹورے پانی پینے والے عطا فرمائے اور حکم فرمایا ان کٹوروں کا غسالہ کمال میاں کو پلا دو، روایتوں مین آتا ہے کہ جیسے ہی وہ غسالہ پلایا گیا اللہ تعالیٰ نے انہیں شفائے کامل عطا فرمادی، کچھ لمحہ کے بعد جب مخدومہ کی نگاہ اس پر لکھی ہوئی عبارت پر پڑی تو خادمہ سے فرمایا کہ جا کر سید میاں سے عرض کرو کہ ان پر لکھا ہوا مٹ نہیں رہا ہے، خادمہ نے جب آپ کی بارگاہ میں پہنچی تو اس وقت آپ پر وجد کی کیفیت طاری تھی، میرے سید عالی نسب نے خادمہ کی بات سن کر فرمای کہ ''ہمارا لکھا ہوئے تو مٹے اللہ کا لکھا کون مٹا سکت ہے۔'' تاریخ شاہد ہے کہ اسی دن سے ان کٹوروں کا نام ''اللہ دیا کٹورا'' پڑ گیا۔

نوٹ :اللہ دیا کٹورہ کی دھات اب تک کہ کوئی نہ بتا سکا۔

سید عالی نسب کے وصال پر ملال پر کرامات کا ظہور:

میرے عالی نسب کی زندگی اپنے نانا جان ﷺ کے اصول کے مطابق گزری، یہی تو وجہ ہے کہ علمائے فرنگی محل کے سروں کے تاج حضرت ملا نظام الدین فرنگی محلی علیہ الرحمہ آپ کی بے حد تعظیم کیا کرتے تھے، اپنے شیخ کامل سرکار بانسہ کی وفات کے بعد آپ نے اور علمائے فرنگی محل نے میرے عالی نسب کو بالاتفاق اپنا مقتدا تسلیم کر لیا تھا، کوئی بھی معاملہ ہوتا تو علمائے فرنگی محل میرے عالی نسب کی بارگاہ میں زانوئے ادب خم کرتے، اور میرے عالی نسب اس کو حل فرما دیتے، بالآخر وہ وقت بھی آ گیا جب

میرے عالی نسب اس دار فانی سے کوث کر گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

راویان نے بیان کیا ہے کہ جب میرے عالی نسب کو غسل دیا جا رہا تھا تو حاضری نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ میرے عالی نسب کے جبین نور پر بہ رنگ سبز لکھا ہوا تھا: اِنَّ اکرمکم عند اللّٰہ اتقکم۔ (سورۃ الحجرات: ۱۳) بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔ اور جب حضرین کی نگاہ آپ کے سینۂ مقدسہ پر پڑی تو کیا دیکھا سینۂ مطہر پر یہ آیت کریمہ بخط نور لکھی ہوئی تھی۔ ونھی النفس عن الھویٰ فانّ الجنۃ ھی الماویٰ۔ (سورۃ النازعات) اور جس نے اپنے نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔ (کنز الایمان)

"الذین اٰمنوا و کانوا یتقون" (سورۂ یونس: ۶۳)

اور جو ن ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے ہیں۔ (کنز الایمان)

اور الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یعنی موت ایک پل ہے جو دوست کو اپنے دوست تک پہنچاتا ہے۔

یہ غیبی تحریریں میرے سید عالی نسب کی عالی مرتبت ولی ہونے کا اعلان کر رہی تھیں آپ کیا تھے یہ کوئی نہ جان سکا جس کی وسعت علمی جتنی تھی وہ آپ کو اسی لقب سے یاد کرتا تھا۔

آپ کا مزار مقدس مسولی شریف میں نزد اولیاء مسجد مرجع خلائق ہے صبح و شام غائبانہ طور پر قطب و ابدال کی آمد ہوتی ہے آپ بھی تشریف لا کر فیضیاب ہوں۔

میرے سید عالی نسب کے دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں تھیں جن کی ترتیب یہ ہے: (۱) حضرت سید کمال احمد واسطی اسمٰعیلی المعروف کمال الاولیاء، (۲) سیدہ برکت فاطمہ، (۳) سیدہ زینت فاطمہ، (۴) حضرت سید جمال احمد واسطی اسمٰعیلی المعروف جمال الاولیاء رضی اللہ عنہم

شہزادۂ اکبر سید عالی نسب عمدۃ العارفین حضرت علامہ سید شاہ کمال احمد واسطی قادری رزاقی اسمٰعیلی قدس سرہٗ

عمدۃ العارفین شہزادۂ اکبر سید عالی نسب سید شاہ کمال احمد واسطی اسمٰعیلی قدس سرہٗ کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ پرہیز گار صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے عشق رسول تو آپ کی گھٹی میں موجود تھا۔ حاجت مندوں کی حاجت پوری فرماتے۔ فریادیوں کی فریادیں سنتے۔ مشکل میں کام آنا یہ تو مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہٗ الکریم کے گھر کی ریت ہے۔

اسم شریف..... کمال احمد واسطی

لقب ..... کمال الاولیاء

ولادت .....غالباً ۹ رشوال المکرّم ۱۱۱۶ھ

روایتوں میں آتا ہے کہ جب آپ کی عمر شریف ۴ سال ۴ ماہ ۴ دن کی ہوئی تو میرے سید عالی نسب نے آپ کی بسم اللہ خوانی کروائی اور اس کے بعد آپ نے میرے عالی نسب سے پڑھنا شروع کر دیا والد محترم پڑھاتے جاتے اور آپ اسے ذہن میں محفوظ کر لیا کرتے تھے۔ جب کوئی بات ہوتی یا سوال کیا جاتا تو آپ اسے نہایت آسانی کے ساتھ جواب دیتے۔ آپ تفسیر، حدیث، اصول فقہ، اصول حدیث، ترجمہ قرآن مجید، معقولات و منقولات میں مجمع البحرین تھے۔ صدق و وفا کے پیکر تھے۔ یہی نہیں آپ علم ظاہری و باطنی دونوں سے آشنا تھے۔

نوٹ : آپ حکمت کی بھی ماہر تھے۔

بیعت:

شہزادۂ اکبر کو سرکار بانسہ کے خلیفۂ ارشد (سید عالی نسب) سے خلافت کا شرف حاصل تھا۔

خلافت:

شہزادۂ اکبر کی محنت و مشقت اور ان کی پرہیز گاری کو دیکھ کر میرے سید عالی نسب نے ۱۴ برس ۷ ماہ کی عمر شریف میں خلافت اجازت سے نوزا۔ آپ کو خلافت کیا ملی کہ دل کی دنیا میں طوفان پیدا ہو گیا اب تو اور بھی عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے۔ شب بیداری کا عالم یہ تھا کہ پوری پوری رات یادِ الٰہی میں گزار دیتے۔

شہزادۂ اکبر اور حکمت:

شہزادۂ اکبر جب حجرۂ مقدس میں جلوہ گر ہوتے تو نہ جانے کتنے دیوانے آپ کے ارد گرد جمع ہو جاتے۔ ہر ایک اپنا دکھڑا آپ کو سناتا، آپ خندہ پیشانی سے اسے سماعت فرماتے اور آپ کی حکمت کا یہ عالم تھا کہ جب کوئی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا کہ میں اپنی بات عرض کروں تو اسے دیکھتے ہی آپ اس کے مرض کے بارے میں بتا دیتے اور اس کی دوا بھی اسے عطا فرماتے۔ نہ جانے کتنے لوگ صبح و شام آپ کی دعاؤں سے شفاء پاتے۔ جو بھی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا وہ خالی نہ جاتا۔ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا آپ کی بارگاہ سے اپنا دامن گوہر مراد سے بھر کر واپس ہوتا۔

وفات:

جس ذات مقدس کے ہاتھوں میں رب کچھ خاص قسم کے امراض کی شفاء رکھی تھی بالآخر اس ذات مقدس کے پردہ فرما جانے کا وقت بھی قریب آ گیا اور اللہ عزوجل کا محبوب بندہ ۱۱۷۶ھ یا ۱۱۸۰ھ کو اپنے معبود حقیقی سے جا ملا۔

○○○○

سراج السالکین شہزادۂ اصغر سید عالی نسب حضرت علامہ سید شاہ جمال احمد واسطی قادری رزاقی اسمٰعیلی قدس سرہٗ:

سراج السالکین حضرت سید شاہ جمال احمد واسطی اسمٰعیلی حسن و جمال کے پیکر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس خاکدان گیتی پر اپنے کچھ ایسے بندوں کو بھی پیدا فرمایا ہے جنہیں دیکھ کر انسان ان سے قریب ہونا چاہتا ہے اور ان سے استفادہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ان کی نمازوں اور روزوں کو دیکھ کر انسان متاثر ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی نمازوں اور روزوں کا پابند ہو جاتا ہے۔ انہیں اللہ عزوجل کے محبوب بندوں میں سے میرے سید عالی نسب کے شہزادۂ اصغر بھی ہیں۔

اسم مبارک..... جمال احمد

لقب..... جمال الاولیاء

ولادت..... آپ کی ولادت غالباً ۱۱۲۲ھ میں قصبہ مسولی شریف میں ہوئی۔

شہزادۂ اصغر کو دیکھ کر بزرگوں کی یاد تازہ ہو جاتی تھی آپ کی زندگی کے معمولات میں شب بیداری کے ساتھ ساتھ تہجّد گزاری بھی شامل تھی۔

آنکھ:

آنکھوں میں عشق رسول کا سمندر موجود رہتا تھا۔ عشق رسول کا عالم یہ تھا کہ محبوب دو جہاں کی یاد میں آنکھوں سے آنسوں کے قطرات بشکل موتی گرا کرتے تھے۔

چہرۂ مقدس:

چہرۂ مقدس کے بارے میں کیا لکھوں۔ آپ کے چہرے میں وہ چمک اور

کشش موجود تھی کہ آپ کے چہرے پر نظر پڑتے ہی اپنے تو اپنے بیگانے بھی پکار اٹھتے کہ یہ عاشق صادق کا چہرہ ہے۔

زبان مبارک:

زبان مبارک میں اللہ عزوجل نے وہ تاثیر رکھی تھی کہ آپ کے ایک جملہ کو سننے کے لیے حاضرین بے قرار رہا کرتے تھے جب آپ لب کشائی فرماتے تو لگتا کہ لفظ گلاب کے پھول کی پتیوں کے مانند جھڑ رہے ہوں۔ آپ کی زبان سے نکلا ہوا جملہ لوگوں کے دلوں میں گھر کر جاتا۔

لباس مبارک:

لباس مبارک کا عالم یہ تھا کہ کہ آپ کے لباس میں کوئی چمک دھمک نہ پائی جاتی عشق و وفا کے پیکر تھے لباس بھی عشق و وفا والا ہی تھا لباس میں حد درجہ سادگی پائی جاتی تھی۔

شہزادۂ اصغر کے زبان مبارک کی تاثیر:

روایتوں میں آتا ہے کہ آپ کے ایک جانثار مرید تھے۔ جن کا اسم مبارک عبدالقیوم اسمٰعیلی تھا۔ وہ کافی دنوں سے بیمار چل رہے تھے عالم یہ تھا کہ خود سے نہ اٹھ پاتے اور نہ ہی خود سے بیٹھ پاتے، ان کی یہ حالت دیکھ کر گھر کا ہر ایک فرد پریشان تھا۔ ان کی یہ حالت جب والد محترم عبدالقادر اسمٰعیلی سے نہ دیکھی گئی تو وہ مسولی شریف کا رخ کر کے چل دیئے اور اپنے پیر کامل کی بارگاہ میں پہنچ کر سلام محبّت کے بعد عرض کرتے ہیں:

''سرکار آپ کا ایک غلام اپنے بستر پر دم توڑ رہا ہے جو کہ میرے بڑھاپے کا سہارا ہے، سرکا ردعا فرمادیں تا کہ مولیٰ تعالیٰ اپنی رحمت کی بارش فرمادے۔'' اتنا کہتے کہتے آنکھیں بھر آئیں۔ شہزادۂ اصغر کچھ دیر کے بعد اپنا چہرا اٹھاتے ہیں لبہائے مبارک کھولتے ہیں اور اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرماتے ہیں: ''عبدالقادر اسمٰعیلی اپنے گھر جاؤ اور میرے مرید عبدلقیوم اسمٰعیلی کو جا کر میرا حکم سنادو کہ تمہیں مرشد نے یاد فرمایا ہے۔''

جناب عبدالقادر اسمٰعیلی خوشی خوشی گھر جاتے ہیں اور اپنے لخت جگر کو مرشد کا حکم سناتے ہیں کہ بیٹا تمہیں مرشد برحق نے مسولی شریف یاد کیا ہے۔ مرشد کا نام سنتے ہی جیسے کسی نے مردہ جسم میں روح پھونک دی ہو، مرشد کا حکم نامہ سن کر اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور کہتے ہیں ابا جان چلئے مرشد کی زیارت کر آئیں، ان کا اس طرح کھڑا ہونا اور مکمّل صحت یاب انسان کی طرح کھڑے ہو کر گفتگو کرنا تھا کہ گھر والے بہت خوش ہو گئے مانو من کی مراد مل گئی دونوں لوگ مرشد برحق کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اور قدم بوسی کے بعد مرشد برحق کی دعا لے کر شاہجہاں پور واپس آجاتے ہیں۔ (مرشد کا بلانا ہی سارے امراض کا دفع ہونا ہے۔)

اس واقعہ سے پتہ چلا کے اگر انسان اپنے مرشد کے حکم کی تعمیل میں زندگی گزارے تو اس کا بڑا سے بڑا کام صرف مرشد کی زبان مبارک کی حرکت سے ہی پورے ہو جاتے ہیں۔

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اٹھا لے جائے تھوڑی خاک تیرے آستانے سے

وفات:

۱۴ ربیع الغوث ۱۱۹۰ھ کی وہ تاریخ آج بھی تواریخوں میں رقم ہے۔ جب آپ اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

آپ کو اپنے والد ماجد میرے سید عالی نسب سے بیعت وخلافت کا شرف حاصل تھا۔

نوٹ : حضرت سید شاہ کمال الاولیاء کی ۵ ویں پشت میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ذات کو پیدا فرمایا جن سے خانقاہ اسمٰعیلیہ کو چار چاند لگ گیا۔ ان کا اسم مقدس حضرت سید شاہ حبیب احمد واسطی اسمٰعیلی ہے۔

○○○○

حضور رئیس الاولیاء شیخ المشائخ عالی نسب حضرت علامہ الحاج سید شاہ حبیب احمد واسطی قادری رزاقی اسمٰعیلی قدس سرہٗ

اس خاکدان گیتی پر اللہ کے بہت سارے بندوں نے جنم لیا اور رب کی خاطر زندگی گزاری تقویٰ وطہارت کا عالم عجیب ہوتا لوگ ان کے ہاتھوں پر توبہ کرتے اور رشد ہدایت کے علمبردار بن جاتے ان لوگوں کو خدائے تعالیٰ نے کچھ خاص قسم کی طاقتیں عطا فرمائیں ہیں جن کو انسان آسانی سے سمجھ نہیں سکتا۔ انہیں کچھ خاص قسم کی نعمت سے سرفراز اولیاء میں ایک نام شیخ المشائخ کا بھی آتا ہے۔ جنہیں دنیا رئیس الاولیاء کے نام سے موسوم کرتی ہے۔

اسم مبارک..... حبیب احمد واسطی

لقب..... شیخ المشائخ، رئیس الاولیاء

ولادت باسعادت.....۵/ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۳ھ، بروز شنبہ، بوقت فجر

اسم مبارک والد محترم:

قطب وقت حضرت مولانا سید شاہ علی احمد صغروی واسطی زیدی حسینی قادری اسمٰعیلی ثم مسولوی رضی اللہ عنہ۔

تعلیم وتربیت:

حضور رئیس الاولیاء کے گھر کا عالم ہی روحانیت سے بھرا پڑا تھا جب آپ کی عمر شریف ۴ سال ۴ ماہ ۴ دن کی ہوگئی تو آپ کے والد محترم نے آپ کی بسم اللہ خوانی کرائی اور پھر آپ نے ابتدائی تعلیم کے مراحل طے کیے۔ اس کے بعد آگے کی تعلیم

کے لیے ملک کی عظیم درس گاہ فرنگی محل کا رخ کیا۔ اس وقت ہندوستان میں علامۃ الزماں حضرت مولانا ثناء اللہ اسمٰعیلی کے علم کا چرچا ہر چہار جانب تھا۔ حضور رئیس الاولیاء نے انہیں سے اکتساب علم کیا اور جلد ہی تمام علوم پر دسترس حاصل کر لی۔ فراغت کے بعد مسند سجادگی پر فائز ہوئے۔

اخلاق وعادات:

آپ کے اخلاق کے کے بارے میں کیا کہوں بس اتنا ہی کے آپ کی عادت کریمہ اور آپ کے اخلاق اپنے نانا جان ﷺ سے مشابہ تھے۔ جب بھی کوئی مہمان آپ کے یہاں تشریف لاتا آپ خوب اچھی طرح سے اس کی ضیافت فرماتے اور اس کے لیے بہترین انتظام فرماتے۔

حضور رئیس الاولیاء کی وفات:

حضور رئیس الاولیاء نے پورے ۱۰۰ سال دین اسلام کی خدمت کی بالآخر ۲۲ رذی القعدہ ۱۴۰۵ھ کو آپ کا وصال پر ملال ہو گیا۔ (آپ کے حالات زندگی اور کرامات کو جاننے کے لیے تذکرۂ رئیس الاولیاء کا مطالعہ کریں)

آپ کے ایک صاحبزادے تھے جن کا اسم مبارک مخدوم المشائخ حضرت علامہ ومولانا سید شاہ نور احمد سیف اللہ واسطی اسمٰعیلی رضی اللہ عنہ ہے جن کا ذکر آگے صفحات پر آئے گا۔

○○○○

حضور مخدوم المشائخ نورالاولیاء
حضرت علامہ سید شاہ نوراحمد سیف اللہ واسطی
قادری رزاقی اسمٰعیلی قدس سرہٗ

حضور نورالاولیا کی پیدائش خانوادۂ اسمٰعیلیہ کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں کیوں کہ اگر ہم شجرۂ مقدسہ اٹھا کر دیکھیں تو ہمیں بخوبی یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ میرے سید عالی نسب کے دو صاحبزادے تھے: (۱) کمال الاولیاء (۲) جمال الاولیاء حضور کمال الاولیاء سے لے کر حضور رئیس الاولیاء رضی اللہ عنہم تک ایک ہی ایک صاحبزادے کی ولادت ہوئی لیکن حضور نورالاولیاء تو اللہ کے محبوبوں کے نور تھے جب آپ کی ولادت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے خانوادۂ اسمٰعیلیہ کو مزید نور عطا فرما دیا آپ کی پشت مبارک سے پانچ صاحبزادگان کی ولادت ہوئی جن کا تذکرہ آگے آئے گا۔

اسم مبارک.....نوراحمد

لقب.....سیف اللہ، نورالاولیاء

حضور نوراولیاء کے معمولات:

حضور نورالاولیاء صوم وصلوٰۃ کے بڑے پابند تھے۔ نماز سے اتنی محبّت تھی کہ جب اولیاء مسجد سے اللہ اکبر کی آواز سنتے فوراً رب کی رضا کی خاطر قدم بڑھا دیتے۔ نماز سے فارغ ہو کر بڑی دیر تک تسبیح و تحلیل میں مشغول رہتے۔ آپ کی زندگی کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ جب ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے تو دنیا بھول جاتے اور جب عشق رسول میں بے چین ہوتے تو دل کی دھڑکنیں تیز ہو جاتیں اور آنکھوں سے بے تحاشہ آنسو نکل پڑتے جو کہ بہہ کر آپ کے رخسار مبارک سے

ہوتے ہوئے آپ کی داڑھی شریف کو بھگو دیتے، روتے روتے بے حال ہو جاتے۔ اس طرح آپ کے دل کی دنیا بدلنے لگی اور نورالاولیا کے نور سے عالم منور ہونے لگا۔

حضور نورالاولیاء اور خدمت دین:

دنیا بھر میں اللہ کے بہت سے بندے پیدا ہوئے اور انہوں نے دین کی بہترین خدمت انجام دی دنیا کے کونے کونے سے لوگ آج ان کے مزارات مقدسہ پر حاضر ہو کر فیضیاب ہو رہے ہیں۔ اپنی مزاروں میں رہ کر بھی وہ اللہ والے لوگوں کی فریادیں سنتے ہیں اور اللہ عزوجل سے ان کی بھلائی کی خاطر دعائیں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول کر کے اپنے بندوں پر رحمت کی بارش فرما دیتا ہے۔ حضور نورالاولیاء کا بھی حال کچھ ایسا ہی تھا کہ جو بھی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا وہ خالی نہ لوٹا جب آپ کی بارگاہ میں بھٹکا انسان حاضر ہوتا تو وہ رشد ہدایت کا علم بردار بن کر واپس آتا آپ نے صرف بیعت کر کے ہی دین کی خدمت انجام نہیں دی بلکہ دنیا نے دیکھا کہ آپ کے ارشادات کا عالم کہ جو آپ کی زبان سے نکلتا وہ ہو کر رہتا تھا، آپ کی زبان مبارک میں اللہ تعالیٰ نے وہ تاثیر رکھی تھی کہ جو آپ فرما دیتے اس کا مشاہدہ لوگوں میں جلد ہی ہو جاتا۔ حضور نورالاولیاء کے بارے میں جتنا بھی لکھا جائے کم ہے بس اتنا ہی کیا کم ہے کہ وہ نورالاولیا ہیں۔

حضور نورالاولیاء اور سفر آخرت:

حضور نورالاولیاء کی جب عمر ڈھلی تو بھی آپ کی نمازوں میں کمی نہ آئی عشق و مستی میں ڈوبی رہنے والی ذات کو ایک مرتبہ ہی نہیں بلکہ چار مرتبہ ہارٹ اٹیک آیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب چوتھی مرتبہ ہارٹ اٹیک آیا تو اس کے بعد آپ نے وضو کیا اور رب کی عبادت کی کلمہ و درود شریف کے بعد اپنے چھوٹے صاحبزادے کو بلا کر ارشاد فرمایا: ''حسان میاں تم مسولی شریف چلے جاؤ اور انتظام کرو ہم تمہارے پیچھے ہی آ رہے ہیں۔'' اتنا سن کر حضور حسان میاں صاحب کے آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ کہنے لگے: ''ابا جان ہم آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جائیں گے۔'' لیکن حضور نورالاولیا بضد ہو کر فرماتے ہیں: ''نہیں تم جاؤ۔'' مولیٰ

علی کرم اللہ تعالیٰ وجہٗ الکریم کے گھر والے کبھی اپنے جد کی بات نہیں ٹالتے پھر تو یہ والد تھے کیسے بات ٹال دیتے حضور حسان میاں صاحب جوں ہی مسولی شریف پہنچتے ہیں ادھر حضور نورالاولیاء سفر آخرت کر چکے ہوتے ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تاریخ وفات:

۲۸ ؍ذی القعدہ ۱۴۲۰ھ، مطابق ۶ ؍مارچ ۲۰۰۰ء

نوٹ : حضور نورالاولیا کی طبیعت علیل ہونا اور ایک نہیں بلکہ چار، چار مرتبہ اٹیک ہونا اور پھر پورے ہوش و ہواس میں وضو کرنا، اور رب کی بارگاہ میں سر جھکانا اور کلمہ شریف، درود شریف پڑھنا یہ کسی کامل ولی کی کامل کرامت سے کم نہیں۔لوگ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ ایک، دو بار میں تو انسان بچ جاتا ہے لیکن تیسری مرتبہ کا اٹیک انسان نہیں برداشت کر پاتا اور انتقال کر جاتا ہے لیکن حضور نورالاولیا نے ان سب کو برداشت کیا اور کیوں نہ ہو علی کی اولاد کسی بھی، مصیبت سے نہیں گھبراتی انکا سامنا ڈٹ کرتی ہے۔

اولاد امجاد:

میرے عالی نسب کے بڑے صاحبزادے حضور کمال الاولیاء سے لے کر حضور رئیس الاولیاء تک ایک ہی ایک صاحبزادے کی ولادت خانوادۂ اسمٰعیلیہ میں ہوئی لیکن حضور نورالاولیا کی ذات سے پانچ صاحبزادوں کی ولادت ہوئی:

〈۱〉 سیدشاہ جمال احمد واسطی اسمٰعیلی

〈۲〉 سیدشاہ مصطفیٰ کمال واسطی اسمٰعیلی

〈۳〉 سیدشاہ غفران حبیب واسطی اسمٰعیلی

〈۴〉 سیدشاہ گلزار اسمٰعیل واسطی اسمٰعیلی

〈۵〉 سیدشاہ حسان بن نور واسطی اسمٰعیلی

حضور نورالاولیاء کی ذات نے اپنے سارے صاحبزادوں کو نوازا۔اسی لیے دنیا ان پانچوں کو پنجتن کے نام سے یاد کرتی ہے۔

سرکار گلزار ملت مدظلہٗ العالی

.....ایک نظر میں.....

سرکار نور الاولیاء نے زندگی بھر دین اسلام کی خدمات پیش کی، اور زندگی کا ہر لمحہ عشق رسول کے سائے میں گزارا۔ آپ کا ہر قدم اللہ اور اس کے رسول کی رضا اور خوشنودی کے لیے تھا۔ تقریباً ۴۰۰ سال سے خانوادۂ اسمٰعیلیہ کے سجادگان نے بھٹکے ہوئے لوگوں کو رشد و ہدایت کا پیغام دیا۔ اس سلسلہ تبلیغ و رشد و ہدایت اور سلسلہ نور کی کڑی کو آگے بڑھانے کے لیے اللہ رب العزت نے سرکار گلزار ملت کا وجود بخشا۔ آپ کی ذات قوم مسلم کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اور اس خانقاہ کے لیے نشاۃ ثانیہ ہے۔ آپ کی ذات محتاج تعارف نہیں آج دنیا کے اکثر مشائخ کرام و علمائے کرام آپ کا دیدار اپنی زندگی کی معراج سمجھتے ہیں۔

اسم مبارک.....سید گلزار اسمٰعیل واسطی

اسم مبارک والد محترم:

نور الاولیاء حضرت سید شاہ نور احمد سیف اللہ واسطی قادری رزاقی اسمٰعیلی رضی اللہ عنہ۔

بیعت:

مرید و خلیفہ حضور رئیس الاولیاء، قطب بلگرام حضرت مولانا سید شاہ زین

العابدین واسطی قادری رزاقی اسمٰعیلی بلگرامی رضی اللہ عنہ (حقیقی ماموں جان اور پھوپھا جان)

مسکن.....مسولی شریف

ولادت.....۱۰؍ذی الحجۃ المبارکہ مطابق ۱۹؍اگست ۱۹۷۴ء

ازدواجی زندگی:

سرکار گلزار ملت کا عقد مسنون بتاریخ ۲۷؍دسمبر ۲۰۰۷ء، بروز جمعرات، بعد نماز عشاء حضرت سید شاہ شمس الضحیٰ قادری سید واڑہ غازی پوری کی پوتی، حضرت سید عزیز الرحمٰن قادری حال مقیم کریلی، الٰہ آباد کی دختر نیک کے ہمراہ ہوا۔

ذریعۂ معاش .....تجارت

تعلیمی لیاقت:

درس نظامی کی تکمیل ترتیب وار مادر علمی دارالعلوم وارثیہ، گومتی نگر، لکھنو، مدرسہ نثار العلوم اکبر پور، دارالعلوم غریب نواز الٰہ آباد، آخر الذکر سے سند فراغت و فضیلت حاصل کیا اور منشی، مولوی، عالم فاضل، الٰہ آباد بورڈ سے ادیب ماہر، کامل، معلّم اردو جامعہ علی گڑھ سے اور یوپی بورڈ سے گریجویشن کیا۔ (حوالہ، اہل سنت کی آواز، شائع کردہ خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہّرہ)

سرکار گلزار ملت کا حلیہ مبارکہ:

میرے آقا مرشد برحق سرکار گلزار ملت کا حلیہ مبارکہ کچھ اس طرح ہے، میانہ قد، حسین گیسو والے، چہرہ مثل چاند کے، چوڑا ماتھا، سر مبارکہ سے جب کلاہ مبارکہ ہٹتی ہے تو ماتھے کی چمک سے دل روشن ہو جاتے ہیں، گھنی سیاہ داڑھی شریف، عربی خرقہ شریف ہمیشہ زیب تن رہتا ہے، گفتار شیریں، رفتار تو ایسی کے نبی کے رفتار کی یاد آجائے، نشست ایسی کہ بزرگوں کی یاد تازہ کردے، صبح وشام اگر بیٹھے رہیں تو لوگ ہٹنے کا نام نہ لیں، مزاج میں بے حد مروت، جلدی کسی سے

ناراض ہوتے نہ دیکھا، عاشقان رسول ﷺ کے لیے پھول ہیں اور غداران رسول ﷺ کے لیے شمشیر ہیں۔

سرکارگلزارملت کی دینی وملی خدمات:

سرکارگلزارملت کی دینی وملی خدمات جتنی بیان کی جائیں کم ہیں، صبح وشام دیوانوں کا میلہ لگا رہتا ہے، لوگوں کی باتوں کو خندہ پیشانی کے ساتھ سماعت کرتے ہیں اور پھران کی درخواست پران کی مسجدوں کی یاان کے مدرسوں کی سنگ بنیاد کی خاطر تشریف لے جاتے ہیں۔ آپ کی شہرت صرف ضلعی یا صوبعی نہیں بلکہ عالمی پیمانے پہ آپ کی شہرت ہے علمائے کرام، یاصوفیائے کرام جب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو اس طرح کے کہیں کوئی بے ادبی نہ ہو جائے، صوبہ اتر پردیش ہی نہیں بلکہ بہار، بنگال، اڑیسہ، دارجلنگ، بنارس، بنگلور، میسور، ناگپور، ممبئی، کلکتہ، دہلی، الٰہ آباد، کشمیر، بیجاپور، ہبلی، دھاڑواڑ، سورت، احمد آباد، کلیک، مَلے شیہ، غرضیکہ آپ کے عشاق ہر جگہ پائے جاتے ہیں آپ کے کردار کا اور آپ کی گفتار کا ایسا جادو ہوتا ہے کہ لوگ خود بخود دیوانے ہو جاتے ہیں، ہندوستان کے بیشتر مدارس کی سرپرستی آپ ہی فرماتے ہیں۔ آپ کے جمال کا عالم یہ ہے کہ انسان کسی بھی پیر سے مرید ہو جو آپ کو دیکھ لیتا ہے تو ضرور سے ضرور آپ سے طالب بیعت ہو جاتا ہے۔

سرکارگلزارملت کا خلوص:

آپ کے اخلاص کا یہ عالم ہے کہ آپ کے پاس چاہے امیر ہو یا غریب جو بھی آتا ہے آپ ایک جیسا برتاؤ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ جب کبھی جلسہ کی سرپرستی قبول فرما کر جلسہ گاہ میں تشریف لے جاتے ہیں تو وہاں موجود علماء ومشائخ آپ کی تعظیم میں کھڑے ہو جاتے ہیں، بعض علمائے کرام کو فرماتے ہوئے سنا گیا کہ سرکارگلزارملت کی بات ہم کبھی نہیں کاٹ سکتے محبّت یہ ہے کہ آپ کے فرمان پر علماء مرمٹنا چاہتے ہیں۔

دورحاضرکے مشائخ کرام اورسرکارگلزارملت:

علمائے کرام کوفرماتے ہوئے سنا گیا کہ بڑے سے بڑا شیخ آپ کی تعظیم کرتا ہوانظر آتا ہے، وہ چاہے خانوادۂ رضویہ کے چشم و چراغ ہوں یا خانوادۂ بلگرام، خانودۂ مارہرہ، یا خانوادۂ کالپی شریف کے سجادہ نشین حضرات ہوں ان سب کی زبان پر یہی رہتا ہے کہ ہمیں اپنے گلزارملت پرناز ہے۔

فرمان سرکارگلزارملت:

سرکارگلزارملت اپنے چاہنے والوں اور غیر چاہنے والوں دونوں کو جام الفت پلاتے نظر آتے ہیں اکثر جلسوں میں میں نے خود ملاحظہ کیا کہ جب بھی کوئی آپ کی دست بوسی کے لیے حاضر ہوا آپ نے فوراًاس کی اصلاح فرمائی اگر کوئی دھاگہ ہاتھ میں باندھ کر آتا تو آپ اسے صرف منع ہی نہیں کرتے بلکہ اس دھاگے کوتوڑ دیتے ہیں اوراگر کوئی شریعت کے خلاف انگوٹھی یا کوئی اور چیز پہن کر آتا ہے تو آپ اسے اس کے بدن سے فوراً جدا کر دیتے ہیں۔آپ کا یہ فرمان سارے علماء ومشائخ پر خط امتیاز کھینچتا نظر آتا ہے کہ جومسلک اعلیٰ حضرت کا غدار ہے وہ ہمارا نہیں ہے، اور میرا جومرید مسلک اعلیٰ حضرت سے پھر جائے وہ میری حلقۂ بیعت سے خارج ہے۔

سرکارگلزارملت اورمسلک سے پیار:

آپ اس قدر مسلک سے پیار کرتے ہیں کہ مسلک پر حرف بھی آئے یہ آپ کو گوارا نہیں ہے آپ فرماتے ہیں عرس اسمٰعیلی میں حاضر ہونے والے خطبۂ عرس اسمٰعیلی میں سرکارمسولی کا تذکرہ کم کریں لیکن میرے اعلیٰ حضرت کا تذکرہ خوب کریں۔میرے اعلیٰ حضرت کا گیت گائیں، میرے اعلیٰ حضرت کا فرمان سنائیں۔یہی وجہ ہے کہ لوگ جب عرس پاک میں حاضر ہوتے ہیں تو امتیاز نہیں کر پاتے کہ ہم عرس اسمٰعیلی میں آئے ہیں یا عرس رضوی میں۔

مشائخ کبار کی عطا سرکار گلزار ملت کے نام:

(۱) **حضور نور الاولیاء حضرت سیدنا نور احمد سیف اللہ واسطی قدس سرہٗ**

(۲) **حضور سرکار کلاں حضرت سیدنا مختار اشرف کچھوچھوی قدس سرہٗ** (آپ نے کچھوچھہ مقدسہ میں اپنے گھر کے حجرے میں خلافت عطا فرمائی)

(۳) **حضور امین ملت حضرت سیدنا امین میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی مارہروی** (آپ نے مارہرہ مطہرہ میں حضور احسن العلماء کے عرس چہلم شریف کے موقع پر عطا کی)

(۴) **حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی**
(آپ نے بریلی شریف میں اپنے گھر کی قیام گاہ پر عطا فرمائی)

(۵) **سید ملت حضرت سیدنا حسنین میاں صاحب نظمی مارہروی قدس سرہٗ** (آپ نے حضور نور الاولیاء کے عرس چہلم شریف کے موقع پر آستانہ عالیہ سرکار مسولی میں خرقہ پوشی کے وقت عطا کی)

(۶) **پیر طریقت حضرت سیدنا ڈاکٹر عارف میاں صاحب بلگرامی قدس سرہٗ سجادہ نشین آستانۂ حضرت سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہٗ**
(آپ نے بلگرام شریف میں عرس مقدس حضرت سیدنا میر عبد الواحد بلگرامی کے موقع پر عطا کی)

(۷) **حضور فخر ملت حضرت سیدنا فخر الدین اشرف صاحب قبلہ کچھوچھوی مدظلہ العالی** (آپ نے بسکھاری میں اپنے گھر کے حجرہ میں عطا کی)

نوٹ : میرے مرشد برحق کو دنیا بھر کے مقدس سلاسل مبارکہ کی خلافت و اجازت، نیز وظائف واذکار کی اجازت حاصل ہے تقریباً (آٹھ سو تہتر) ۸۷۳ سلاسل مبارکہ سے اب تک مشرف فرمائے گئے ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے پیر و مرشد سرکار گلزار ملت کو اسی طرح خوب رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا رہے اور ان کی عمر میں بے پناہ برکتیں فرمائے:

کر عطا یا رب مجھے گلزار جنت میں جگہ
حضرت گلزار پیر دلربا کیواسطے

آمین آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

○○○○

اسلامی فاؤنڈیشن بنارس

ضروری ہدایت

- عقائد اہلسنت پر موافق سلف صالحین و بزرگان دین و مسلک اعلیحضرت پر سختی سے قائم و دائم رہیں۔
- سنت و شریعت کی پابندی اور صحبت بد و مقلدین حرام سے پرہیز کرتے رہیں۔
- نماز پنجگانہ باجماعت پابندی وقت کے ساتھ ادا کرتے رہیں اور پنج گنج وظیفہ ہرگز ہرگز نہ ترک ہونے پائیں۔
- آپس میں میل جول الفت و محبت برقرار رکھیں۔
- نسبت لغو و فضول باتوں سے پرہیز کر کے دنیا و آخرت کی آفتوں سے بچنے کی کوشش کریں۔
- زیادہ تر بزرگان طریقت کی صحبت اختیار کریں اور دوسروں کی صحبت سے بچیں کہ نسبت دل تو ہی ذلیل و سستی پیدا نہ ہو۔
- سرکار رسول ﷺ کے عرس مبارک اقدس میں شرکت ضرور ضرور کریں۔ اپنے آپ کو فیوض و برکات سے مالا مال کریں اور سعادت اخروی حاصل کریں۔
- مرید کے لئے ضروری ہے کہ پیر کی عظمت و توقیر میں کوتاہی نہ کریں۔
- پیر کا مزاج شناس ہونا مرید کے لئے ضروری ہیں۔
- مرید کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ پیر ہمارے تمام ظاہر و باطن سے باخبر ہیں اخلاص یہ ہے کہ ان سے کوئی چیز پوشیدہ نہ رہے۔
- مرید کو چاہئے کہ پیر جو حکم دیں خدمت و تابعداری میں دل و جان سے لگ جائے اور بغیر اجازت پیر کے کوئی عمل نہ کریں شغل ہو کہ مراقبہ دوسروں کے کہنے پر ہرگز خیال نہ کریں کیونکہ وسیلہ حصول کامیابی کا شیخ ہی ہوتا ہے جو مذکورہ بالا باتوں پر عمل کریگا اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے کے مطابق اس کے لئے جنت کی خوشخبری ہے۔

ناشر
آل انڈیا بزم گلزار ملت